اسلام میں پڑوسی کے حقوق

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

شمارہ:۱۷	۳تا۹رشعبان المعظم ۱۴۳۸ھ مطابق یکم تا۷رمئی ۲۰۱۷ء	جلد:۳۶

اسلام اقلیتوں کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے

صدسالہ اجتماع میں مولانا فضل الرحمان کا خطاب

علماء سے بیانیہ تبدیل کرنیکا مطالبہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: editorkn@yahoo.com

ہیرے اور دوسرے قیمتی پتھر کی انگوٹھی پہننا

س:...... کیا مسلمان مرد کے لئے ہیرا یا اس قسم کے دوسرے قیمتی پتھر چاندی کی انگوٹھی میں نگینہ بنوا کر پہننا جائز ہے اور چاندی کے حلقہ کا کتنا وزن جائز ہے؟

ج:...... ہیرا اور دوسرے قیمتی پتھر چاندی کی انگوٹھی میں پہننا مرد کے لئے جائز ہے اور چاندی کی انگوٹھی ایک مثقال (ساڑھے چار ماشہ) سے کم ہونی چاہئے تو اس کا پہننا جائز ہے اور اگر ایک مثقال سے زیادہ ہوئی تو وہ بھی مرد کے لئے پہننا جائز نہیں اور چاندی کی انگوٹھی کے سوا کسی دوسری دھات کی انگوٹھی مردوں کے لئے جائز نہیں۔

مرد کے لئے سونا پہننا

س:...... کیا مرد سونا پہن سکتا ہے، اسلام میں کیا حکم ہے؟

ج:...... مردوں کے لئے سونا پہننا حرام اور ناجائز ہے، اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

”عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حرم لباس الحریر والذھب علی ذکور امتی واحل لاناثھم۔“ (ترمذی شریف، ص:۳۰۲، ج:۱)

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ریشم اور سونا میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہے اور عورتوں کے لئے حلال ہے۔“

قیامت کے دن باپ کے نام سے پکارا جائے گا

س:...... کیا قیامت کے دن لوگوں کو اُن کی ماں کے نام سے بلایا جائے گا؟

ج:...... قیامت کے دن آدمی کو ماں کے نام سے نہیں بلکہ باپ کے نام سے پکارا جائے گا جیسا کہ دنیا میں باپ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

”عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدعون یوم القیامة باسمائکم واسماء آبائکم فاحسنوا اسماءکم۔“ (مشکوٰۃ، ص:۴۰۷)

ترجمہ: ”حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں سے اور تمہارے باپ کے ناموں سے پکارا جائے گا، اس لئے اپنے اچھے نام رکھا کرو۔“

سجدہ میں دعا مانگنا

س:...... کیا نماز کے علاوہ سجدہ میں جاکر دعا مانگنا درست ہے؟ اور کیا اس طرح دعا مانگنا صحیح ہے؟

ج:...... صرف دعا مانگنے کے لئے سجدہ کرنے کو بعض علماء نے مکروہ لکھا ہے، لہٰذا اس طرح دعا مانگنے کی عادت نہ بنائی جائے اور کبھی کبھی اس طرح دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز کے سجدہ میں لمبی دعائیں فرماتے تھے۔ اس لئے نفل نماز کے سجدوں میں ماثورہ دعائیں مانگنا سنت ہے۔ مطلقاً دعا کے لئے سجدہ کرنا مستحب نہیں۔

”وکذا لایأتی فی رکوعة سجودة بغیر التسبیح علی المذھب وما رواہ محمول علی النفل۔“ (شامی، ص:۴۷۳، ج:۱)

☆☆......................☆☆

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
مجلس

جلد:۳۶ ۳ تا ۹رشعبان المعظم ۱۴۳۸ھ مطابق یکم تا ۷رمئی ۲۰۱۷ء شمارہ:۱۷

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بنیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

اس شمارے میں!

اسلام اقلیتوں کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے!	۵	محمد اعجاز مصطفی
علماء سے بیانیہ تبدیل کرنے کا مطالبہ	۱۰	مولانا محمد ازہر مدظلہ
اسلام میں قیدیوں کے حقوق	۱۲	مفتی تنظیم عالم قاسمی
دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس	۱۷	سید شجاعت علی
معتمد وغیر معتمد تفاسیر (۱۳)	۱۵	مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۱	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مرزا قادیانی کا تعارف و کردار (۳۲)	۲۵	حافظ عبیداللہ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت

حدیث قدسی ۲۸: حضرت انسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں اس بندے اور بندی سے شرماتا ہوں جو اسلام میں بوڑھے ہوجاتے ہیں کیا جس بندے کی داڑھی اسلام میں سفید ہوئی ہو اور جس بندی کا سر اسلام میں سفید ہوا ہو ان کو اس کے بعد بھی آگ کا عذاب کروں؟ (ابویعلیٰ)

حدیث قدسی ۲۹: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے ارشاد فرمایا: تم لوگوں پر رحم کرو، تم پر بھی رحم کیا جائے گا۔ (ابویعلیٰ) یعنی میری رحمت مطلوب ہے تو میری مخلوق پر رحم کرو۔

حدیث قدسی ۳۰: حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرشتے بعض بندوں کے متعلق حضرت حق سے عرض کرتے ہیں: الٰہی! تیرا فلاں بندہ بُرے کام کا ارادہ کررہا ہے اور ابھی انتظار کررہا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اس کو دیکھتے رہو اگر وہ کرگزرے تو لکھ لینا اور اگر باز آجائے تو ایک نیکی لکھ دینا، کیونکہ وہ میری گرفت کے اندیشہ سے ترک کرے گا۔ (احمد، مسلم) یعنی اگر کرلے تو ایک گناہ لکھ لینا اور اگر نہ کرے تو ترک کی وجہ سے ایک نیکی لکھ دینا، کیونکہ یہ ترک بھی تو میرے خوف سے ہوا ہے۔

حدیث قدسی ۳۱: حضرت ابوبکرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اگر میری رحمت کو دوست رکھتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کرو۔ (ابن عساکر، دیلمی)

حدیث قدسی ۳۲: حضرت انسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ کو اپنے بندے سے جب وہ دونوں ہاتھ میرے سامنے اٹھاتا ہے تو شرم آتی ہے کہ میں اس کے دونوں ہاتھوں کو لوٹا دوں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ یہ مغفرت کا مستحق نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مگر میں تو بخشنے والا اور پرہیزگاری کا اہل ہوں۔ میں تم کو گواہ کرتا ہوں، میں نے اس بندے کی مغفرت کردی۔ (حکیم ترمذی)

یعنی ہاتھوں کو خالی لوٹاتے ہوئے شرم آتی ہے، پرہیزگاری کا اہل یعنی اس لائق ہوں کہ مجھ سے خوف کیا جائے۔

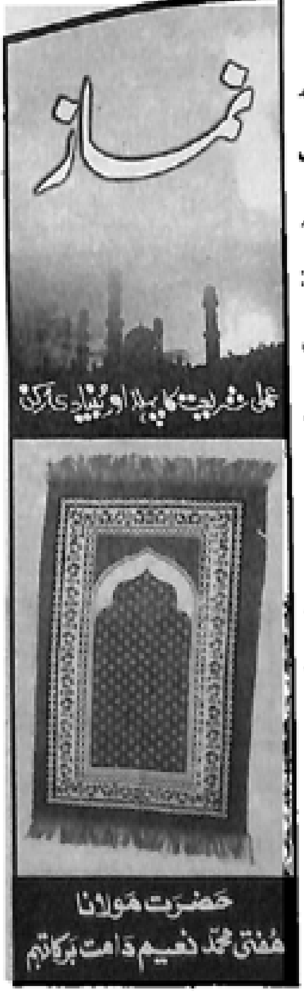

اذان

س:..... کیا کسی موقع پر اذان کا جواب دینے سے منع کیا گیا ہے؟

ج:..... جی ہاں! بعض جگہیں ایسی ہیں کہ ان مواقع پر اذان کا جواب دینے سے منع کیا گیا ہے، جو کہ درج ذیل ہیں:

۱:... نماز پڑھتے ہوئے چاہے نماز جنازہ ہی کیوں نہ ہو۔

۲:... خطبہ سننے کی حالت میں، چاہے وہ جمعے کا خطبہ ہو یا نکاح وغیرہ کا خطبہ ہو۔ ۳:... پیشاب یا پاخانہ کرنے کی حالت میں۔

۴:... کھانا کھانے کی حالت میں وغیرہ وغیرہ۔

۵:... دورانِ اذان اگر تقاضائے حاجت (بیت الخلا جانے) کا شدید تقاضا نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ اذان کی تکمیل پر جائے جو ایک ادبی اور تعظیمی بات ہے۔

س:..... اذانِ فجر کے کلمات ترتیب وار کیا ہیں، نیز ان کا ترجمہ کیا ہے؟

ج:..... اذانِ فجر کے ترتیب وار کلمات اور ان کا ترجمہ درج ذیل ہے: اللّٰہ اکبر: اللہ (تعالیٰ) ہی سب سے بڑے ہیں، اللّٰہ اکبر: اللہ (تعالیٰ) ہی سب سے بڑے ہیں، اللّٰہ اکبر: اللہ (تعالیٰ) ہی سب سے بڑے ہیں، اللّٰہ اکبر: اللہ (تعالیٰ) ہی سب سے بڑے ہیں، اشہد ان لا الہ الا اللّٰہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (تعالیٰ) کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اشہد ان لا الہ الا اللّٰہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (تعالیٰ) کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اشہد ان محمداً رسول اللّٰہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ (تعالیٰ) کے رسول ہیں، اشہد ان محمداً رسول اللّٰہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ (تعالیٰ) کے رسول ہیں، حی علی الصلوٰۃ: آؤ نماز کی طرف، حی علی الصلوٰۃ: آؤ نماز کی طرف، حی علی الفلاح: آؤ کامیابی کی طرف، حی علی الفلاح: آؤ کامیابی کی طرف، الصلوٰۃ خیر من النوم: نماز نیند سے بہتر ہے، الصلوٰۃ خیر من النوم: نماز نیند سے بہتر ہے، اللّٰہ اکبر: اللہ (تعالیٰ) ہی سب سے بڑے ہیں، اللّٰہ اکبر: اللہ (تعالیٰ) ہی سب سے بڑے ہیں، لا الہ الا اللّٰہ: اللہ (تعالیٰ) کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

اسلام، اقلیتوں کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ

جمعیۃ علماء اسلام کے صد سالہ تاریخ ساز اجتماع اضاخیل پشاور کے تیسرے روز قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم نے ولولہ انگیز خطاب فرمایا، جسے ہمارے ساتھی مولانا محمد قاسم صاحب نے ضبط وتحریر کیا ہے، افادۂ عام کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:

اما بعد! فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

"یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا إِن تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَرُدُّوکُمْ عَلٰی أَعْقَابِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خَاسِرِیْنَ ○ بَلِ اللّٰہُ مَوْلَاکُمْ وَھُوَ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ ○ سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَکُوْا بِاللّٰہِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطَانًا وَمَأْوَاھُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَی الظَّالِمِیْنَ ○" (آل عمران:۱۴۹-۱۵۱)

آج کے ہمارے اس اجتماع میں ہمارے مہمان مکرم امام بیت اللہ الحرام الشیخ صالح بن ابراہیم آل طالب، اسٹیج پر موجود دنیا بھر سے آئے ہوئے ہمارے معزز مہمانانِ گرامی، اکابر علماء، مشائخ، بزرگان ملت، میرے دوستو اور بھائیو!

میں سب سے پہلے اس عظیم الشان، فقید المثال اور تاریخی کامیاب اجتماع پر آپ تمام شرکاء کو، جمعیت علماء اسلام کے ملک بھر کے تمام کارکنوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ کا یہ اجتماع دینِ اسلام کے لئے اور اسلام کے پیغام کے لئے اور آنے والے مستقبل کے لئے سنگ میل ثابت ہوگا۔

محسوس کیا جارہا تھا کہ پاکستان میں اور عالم اسلام میں اسلامی اور دینی جذبات سرد ہوتے جارہے ہیں، مذہبی احساس پژمردگی کا شکار ہوتا جارہا ہے، ہر طرف مایوسی پھیلتی جارہی ہے، لیکن آج آپ کے اس عظیم اجتماع نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک نئی امید اور ایک برتری کا نیا احساس، اپنی بھرپور زندگی کا ایک نیا احساس زندہ کردیا ہے اور دنیا پر واضح کردیا ہے کہ جاں نثارانِ وطن، فدائیانِ اسلام، جاں نثارانِ اسلام آج بھی اپنے موقف پر قائم ہیں اور ایک صدی گزرنے کے بعد بھی ہم اپنے موقف پر استقامت کے ساتھ کھڑے ہیں۔ اگر دنیا یہ سمجھتی ہے کہ ہم اسلام کا ایک ایسا رخ دنیا کو دیں گے، ایک ایسی تعبیر اسلام کی، انسانیت کے سامنے رکھیں گے کہ جس کے بعد اسلام دنیا کے لئے ناقابل قبول ہوگا، میں آج بڑے اعتماد کے ساتھ پوری دنیا پر واضح کردینا چاہتا ہوں کہ آج بھی اسلام سب سے زیادہ مقبول ترین دین ہے اور پوری انسانیت کے لئے راہنمائی کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے، آج بھی اگر دنیا میں انسانیت کو امن کا پیغام دے سکتا ہے تو وہ دین اسلام ہوسکتا ہے۔ دینِ اسلام کے علاوہ کوئی نظریہ نظر نہیں آرہا جو انسانیت کو امن کا پیغام دے رہا ہو۔

آج ہمارا یہ اجتماع صرف امت مسلمہ کی وحدت کا مظاہرہ نہیں، انسانیت کی وحدت کا مظاہرہ ہے۔ ہم ان قوموں کو بتانا چاہتے ہیں، جو آج اس مہذب دور میں اور اکیسویں صدی میں بھی انسانیت کا خون بہاکر فتوحات حاصل کرنا چاہتے ہیں، ہم امریکا اور مغرب کے اس تصور کے ساتھ آج بھی اپنے اس اختلاف کا اظہار کررہے ہیں اور ہم انہیں بتارہے ہیں کہ اسلام دہشت گردی کا نمائندہ نہیں، اسلام امن کا نمائندہ ہے۔ اسلام کی بات مت کرو اپنے گریبانوں میں جھانک کر اپنا تجزیہ کرو! کہ کیا تم دنیا کو امن

دے رہے ہو؟ آنے والی نسلوں کو پُر امن مستقبل دے رہے ہو یا آنے والی نسلوں کو ایک خون آلود مستقبل ان کے ہاتھوں میں تھما رہے ہو؟

میرے محترم دوستو! آج دنیا میں انسانیت کا خون بہایا جا رہا ہے۔ کشمیر کی صورتِ حال کو دیکھیں! ایک زمانہ گزر گیا، کشمیری کرب سے گزر رہا ہے۔ عالمی اداروں سے امید تھی کہ وہ دنیا کو امن دیں گے۔ ۱۹۴۵ء کی جنگ عظیم دوم کے بعد اقوام متحدہ ہو، عالمی ادارے ہوں، انسانی حقوق کے ادارے ہوں، وہ دنیا کو امن دے سکیں گے، اقوام کے درمیان اخوت اور آشتی کا ماحول پیدا کر سکیں گے، متنازعات کے پُر امن حل کا کوئی راستہ نکال سکیں گے، لیکن ہم افسوس سے کہنا چاہتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ وہ انسانیت کو امن مہیا کریں، اقوام عالم کے درمیان، ممالک کے درمیان تنازعات کا پُر امن حل تلاش کریں، اس میں اقوام کو مایوس کر دیا گیا ہے۔

آج وہ کردار کہاں چلا گیا؟ افغانستان، آج وہاں خون بہہ رہا ہے، آپ نے افغانستان پر ناجائز حملہ کر کے اپنی فوجی طاقت کے ذریعہ وہاں کی جائز حکومت کا خاتمہ کیا۔ آج افغانستان میں پھر وہ مجبور ہیں کہ سرزمین وطن کا دفاع کریں۔ یہ جمعیت علماء اسلام ہے جو اس کے باوجود کہ حق کو حق سمجھتی ہے، باطل کو باطل سمجھتی ہے، لیکن واضح طور پر دنیا کو پیغام دینا چاہتی ہے کہ امن افغانستان میں تبھی آئے گا جب بیرونی قوتیں اور بیرونی فوجیں افغانستان کو خالی کریں گی اور پھر باہمی طور پر ملک اپنے درمیان باہمی مذاکرات کے ذریعہ پُر امن اور سیاسی حل اس کا نکال لے گا۔

آپ نے ہماری بات نہیں سنی، آپ نے ہمارے جائز موقف کو اہمیت نہیں دی تھی نتیجہ کیا نکلا؟ کہ آج عراق لہولہو ہے، آج عراق عملی طور پر منقسم ہے۔ آج شام لہو لہو ہے، بچوں کی لاشیں بکھری ہوئی ہیں اور دہشت گرد وہاں دندناتے پھر رہے ہیں، خون آلود سیاست وہاں کھیلی جا رہی ہے۔ عالمی قوتیں، آج امریکا ہو یا روس کی صورت میں، شام میں اپنی طاقت کو استعمال کر کے، اس کو اپنی فتح کے لئے آماجگاہ بنانا چاہتے ہیں۔

آپ نے لیبیا کو خون آلود کیا اور آج وہاں لیبیا منقسم ہو چکا ہے، باہمی لڑائیوں میں اس طرح مبتلا ہو گیا ہے کہ طویل مدت تک وہاں پر امن کے اور مسئلہ کے حل کے لئے کوئی امکانات نظر نہیں آ رہے۔

یمن کی صورتِ حال اس حد تک خراب کر دی ہے کہ آج ہمارا حرمین شریفین نشانہ پر آ گیا ہے، مملکت سعودیہ عربیہ نشانہ پر آ گئی ہے اور آج جمعیت علماء اسلام کے اس عظیم اجتماع کی موجودگی میں اور امام کعبہ کی موجودگی میں ہم یقین دلانا چاہتے ہیں کہ جمعیت علماء اسلام کے بنیادی اعتقادات میں اور بنیادی نظریات میں جزیرۃ العرب اور حرمین شریفین کا تحفظ ہمارے اعتقادات کا حصہ ہے، ہماری ایمانیات کا حصہ ہے اور میں امام کعبہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں اور ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ دفاع حرم کے لئے آپ کو پاکستان کا نوجوان چاہئے؟ بچہ بچہ حرمین کے تحفظ پر اپنے سر کٹوا دے گا اور اپنی جان قربان کر دے گا۔

میرے محترم دوستو! جمعیت علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع اور یہ عالمی اجتماع، پوری امت مسلمہ کا نمائندہ اجتماع ایک دفعہ پھر عالمی اداروں سے کہنا چاہتا ہے اور ان کو اس طرح متوجہ کرنا چاہتا ہے کہ امن کے لئے کردار ادا کرو! اب تک جو تمہارا کردار کوئی دو تین عشروں سے سامنے آ رہا ہے، یہ کردار قوموں کو لڑانے کا ہے، یہ کردار مذاہب کو دہشت گردی کے خلاف جنگ ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ریاستی دہشت گردی کا مظاہرہ ہے اور ریاستی طور پر دنیا میں دہشت گردی کو ان پالیسیوں سے فروغ دیا جا رہا ہے۔

میرے محترم دوستو! پاکستان میں بھی، میں نے کل بھی کہا تھا کہ جمعیت علماء اسلام نے ہمیشہ فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر ایک پاکستانی قوم کی بات کی ہے۔ ہم نے پاکستان کی قومی وحدت کی بات کی ہے اور اس اجتماع سے ہم اس پیغام کی تجدید کر رہے ہیں، اس عہد کی تجدید کر رہے ہیں کہ اکابر جمعیت علماء نے جمعیت علماء کی تاسیس جن بنیادوں پر رکھی تھی، امن کے، آشتی کے، عدم تشدد پر مبنی سیاسی جدوجہد کے ان شاء اللہ! ہم اپنے اکابر سے عہد کرتے ہیں، ان کی روحوں سے عہد کرتے ہیں کہ آپ کے اس نظریہ سیاست کو، آپ کی اس جہت سیاست کو قائم و دائم رکھا جائے گا اور کسی انتہا پسند کو اور کسی شدت پسند کو اور کسی فرقہ پرست کو جمعیت علماء اس جہت کو اور پوری قومی اور وطنی سیاست کو، پُر امن اور عدم تشدد پر مبنی سیاست کو سبوتاژ کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

ہم عالمی برادری کو، پورے یورپ کو اس اجتماع سے یہ پیغام دینا چاہتے ہیں، آئیے! انسانیت کو ایک کریں اور چند اصولوں کو تسلیم کریں، ان اصولوں کی پیروی کریں۔ سب سے اولین بات ”انسانیت کی آزادی کا حق“ انسان کی آزادی، اسے انسان کا پیدائشی حق تسلیم کیا جائے، قوموں کی خود مختاری کو تسلیم کیا جائے، عدم مداخلت کے اصول کو تسلیم کیا جائے، قوموں کے اور ملکوں کے اقتدار اعلیٰ اور داخلی اقتدار اعلیٰ کو تسلیم کیا جائے، اس کا احترام کیا جائے، تب جا کر ہم انسانی وحدت کے دعوے میں سچے ثابت ہو سکتے ہیں۔ آئیے! جہاں ہم انسانیت کی آزادی کے حق کو ایک بنیادی اصول کی طرح اپناتے ہیں، ہم انسانوں کے انسانی حقوق کو تسلیم کریں۔ ان کی جان کے

حقوق، ان کے مال کے حقوق، ان کی عزت وآبرو کے حقوق اور میں آج اعلان کرتا ہوں جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اسلامی ریاست کے اندر اقلیتوں کے حقوق کے بارہ میں فرمایا تھا کہ ان کی جان کا حق ہمارا حق ہے۔ ان کے مال کا حق ہمارا حق ہے۔ ان کی عزت کا حق ہمارا حق ہے۔ ان کی جان پر حملہ ہوگا تو ہم پر حملہ تصور کیا جائے۔ ان کی عزت پر حملہ ہوگا تو ہم پر حملہ تصور کیا جائے گا، ان کے مال پر حملہ ہوگا تو ہم پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ امن کے اس بنیادی اصول کو، جس میں انسانی حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی جاتی ہے، اس اصول کو تسلیم کیجئے، دنیا میں ہی امن کی بنیاد بن سکتا ہے۔

تیسری بات، جو میں پوری دنیا کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، وہ ''انسانوں کے معاشی حقوق'' کی ہے۔ ان کی اقتصادی خوش حالی کی ہے۔ ہر قوم کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کا اپنے وسائل پر قبضہ ہو، اپنے وسائل پر ان کے حق کو تسلیم کیا جائے۔ یہ نہیں کہ عرب میں اگر تیل کے ذخیرے ہیں تو امریکا اور مغرب یہاں پر جنگ چھیڑ کر لوگوں کو کمزور کر کے وہاں اپنا تسلط قائم کریں، اور ان کے وسائل پر قبضہ کریں۔

پاکستان، جو وسائل سے بھرا ہوا ہے، معدنیات سے بھرا ہوا ہے، تیل اور گیس کے ذخائر سے بھرا ہوا ہے، کوئلہ کے ذخائر سے بھرا ہوا ہے۔ ان وسائل پر جو ان کی نظریں ہیں اور طاقت کے ذریعہ یہاں پہنچنے کے لئے جواز تلاش کر رہے ہیں، جنگوں کا جواز تلاش کر رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہر قوم کو ان کے وسائل پر، ان کے حق کو تسلیم کیا جائے اور وہاں ان کی طاقت کی بنیاد پر نہیں، تجارت کی بنیاد پر، ان کے ساتھ وسائل کے تبادلہ کے معاہدے کئے جائیں اور ان کو اپنے وسائل کا مالک تصور کیا جائے۔

چوتھی بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انسانیت کے اندر جو پسماندہ طبقات ہیں، یتیم ہیں، مسکین ہیں، ضعیف ہیں، کمزور ہیں، نادار طبقے ہیں، ان طبقات کی محرومیوں کو ختم کرو۔ آج افریقا کی کیا صورت حال ہے؟ وہاں جنگ چھیڑی گئی ہے، وہاں انسان ایک دوسرے کے، انسان کا گوشت کھانے کے لئے بھوکے بن گئے ہیں۔ ان کی بھوک کے لئے انسانی گوشت کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ یہاں تک انسانیت پہنچ گئی ہے، اور ہماری این جی اوز، جو انسان کی مظلوم اور مفلوک الحال طبقوں کا مشن لے کر آتی ہیں، وہ درحقیقت مغرب کے اپنے سیاسی ایجنڈا کی نمائندگی کر رہی ہوتی ہیں، اس روش کو ترک کر دیا جائے، قوموں کے حقوق کو تسلیم کیا جائے۔ انسانیت کی اور غریب اور نادار انسانیت کی احساس محرومی کو ختم کیا جائے۔

اگر جمعیت علماء کے اس اصول کو دنیا میں تسلیم کر لیا جاتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہم اور یہ اجتماع پوری دنیا میں آپ کو امن کی ضمانت مہیا کرتے ہیں۔

اس اعتبار سے ہم پاکستان میں بھی یہی منشور رکھتے ہیں۔ پاکستان کو ہم حقیقی معنوں میں ایک آزاد ریاست دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم دنیا کے ساتھ دوستی کا انکار نہیں کر رہے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ہمارے پاس وسائل موجود ہیں، لیکن ٹیکنالوجی نہیں اور آپ کے پاس ٹیکنالوجی ہے، وسائل نہیں۔ آؤ! باہمی طور پر معاہدات کریں اور سب قومیں ان وسائل سے استفادہ کا راستہ نکالیں، جائز اور بین الاقوامی اصولوں کے مطابق راستہ نکالیں۔

لیکن ہم دوستی کے قائل ہیں، ہم باوقار معاہدات کے قائل ہیں، ہم اگر انکار کرتے ہیں تو غلامی کا انکار کرتے ہیں اور پاکستان کو اس غلامی سے نکالنا، یہ جمعیت علماء اسلام کے مشن میں شامل ہیں۔

میرے محترم دوستو! پاکستان میں بھی ہم نے اسی تصور پر ملک کو معاشی ترقی کی راہ دکھائی ہے اور ہم انتہائی خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے ہیں، جب ہم چین کے ساتھ اس قسم کے اقتصادی معاہدات کر رہے ہیں اور سی پیک کا منصوبہ جو پاکستان کے روشن معاشی مستقبل کی ضمانت مہیا کر رہا ہے، ہمیں اس حوالہ سے اپنے معاشی مستقبل پر نظر رکھنی چاہئے اور پاکستان کی غریب قوم کے خوش حال مستقبل پر ہمیں نظر رکھنی چاہئے، ہم چین کے اس تعلق کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

یہاں پر باتیں کی جاتی ہیں کرپشن کرپشن کی، ایک سیاست دان دوسرے کو چور کہتا ہے، دوسرا دوسرے کو چور کہتا ہے۔ یہ باوقار سیاست کی علامت نہیں ہوا کرتی۔ اگر آپ نے واقعتاً کرپشن کو ختم کرنا ہے اور ارباب اقتدار کے دامن پر کرپشن کا داغ نہ ہو تو اس کا مختصر سا فارمولا میرے پاس ہے اور وہ یہی کہ جب اقتدار جمعیت علماء اسلام کے پاس ہوگا تو کرپشن کرپشن کی باتیں نہیں ہوں گی پاکستان میں۔

ملک کو صاف ستھری قیادت مہیا کرو! الزامات اور تہمتوں سے کام نہیں چلے گا اور پوری قوم کو ہم اعتماد میں لینا چاہتے ہیں، اگر پوری قوم چاہتی ہے کہ جن لوگوں کو وہ اقتدار میں لاتی ہے، سال نہیں گزرتا، اپنے ہی ووٹ سے لائے ہوئے لوگوں سے وہ شکایتیں کرتے ہیں۔ اپنے ہی ووٹ سے جن کو اقتدار مہیا کیا ہے، انہی سے آپ کی شکایت ہوتی ہے، انہی سے آپ کو کرپشن اور ناانصافی کی شکایت ہوتی ہے تو پھر ظاہر ہے کہ اب ہمیں آنکھیں کھول لینی چاہئیں، اپنے شعور کی کھڑکیاں کھول دینی چاہئیں،

اپنی عقل کی کھڑکیاں کھول دینی چاہئیں اور جمعیت علماء کو آئندہ کا مستقبل حوالے کر دیا جائے! ہم جمہوری راستہ کے ساتھ ملکی نظام پر حکومت کرنا چاہتے ہیں اور اس کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہم نے ماضی میں حکومتیں کیں، حکومتوں میں شامل رہے، لیکن آج تک جمعیت علماء اسلام کے کسی کارکن اور ممبر کے دامن پر کوئی ایک چھوٹا دھبہ بھی ثابت نہیں کر سکا۔

میرے محترم دوستو! ہمیں اپنے مسائل کی طرف دیکھنا چاہئے، ہم اپنے پڑوس ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات چاہتے ہیں، ہم ہندوستان کے ساتھ معاملات مذاکرات کے ذریعہ حل کرنا چاہتے ہیں اور آج اس اسٹیج پر پوری دنیا کے مہمانوں کی آمد یہی پیغام دے رہی ہے کہ عوام آپس میں معاملات کی بہتری چاہتی ہیں۔ یہی پیغام اپنی ریاستوں کو دینا چاہتے ہیں کہ ریاستیں بھی عوام کی خواہش کو پورا کریں اور تمام تنازعات بشمول مسئلہ کشمیر کے مذاکرات کے ذریعہ حل کریں تاکہ ہم جنگ کی کیفیت سے نکلیں اور اس برصغیر کی ڈیڑھ ارب سے زیادہ آبادی، اس کے غریبوں کو، اُن کے اَن پڑھ لوگوں کو تعلیم ملے، ان کے غریبوں کو روٹی اور اس کو معیشت ملے اور ان کے بچوں کا مستقبل روشن ہو سکے۔

میرے محترم دوستو! یہ وہ محاذ ہے، جس پر ہم لوگ کام کر رہے ہیں اور آپ کا یہ عظیم اجتماع، یہ بھی پاکستان کو ایک پیغام دے رہا ہے، اپنے ملک کو پیغام دے رہا ہے، اپنی قوم کو پیغام دے رہا ہے کہ جمعیت علماء کی عوام کی مقبولیت کی جو رفتار ہے وہ کسی بنیاد پر بھی تم اس کی رفتار کو روک نہیں سکتے ہو اور اب بھی گھناؤنی حرکتوں سے باز آجاؤ، تمہاری گھناؤنی حرکتیں جمعیت علماء کے سفر کا راستہ ان شاء اللہ انہیں روک سکیں گی۔

میرے محترم دوستو! یہ پُرامن جماعت، جس نے پُرامن سیاست کے لئے اور پُرامن وطن کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ ہمارے بہت سے اکابر اسی دہشت گردی کا نشانہ بنے ہیں۔ مولانا حسن جان شہیدؒ، مولانا معراج الدین شہیدؒ، مولانا نور محمد شہیدؒ، سب ہماری پارلیمنٹ کے ممبران رہے ہیں۔ مولانا سید محسن شاہ شہیدؒ، مولانا نظام الدین شامزئی شہیدؒ، مولانا شیر عالم شہیدؒ، مفتی محمد جمیل خان شہید اور ہمارے بہت ہی پیارے مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو شہیدؒ، وہ اسی محاذ پر لڑتے لڑتے اپنے اپنے خون کا نذرانہ دے کر انہوں نے امن کی اس کیاری کو سینچا ہے، اس باغیچہ کو سینچا ہے اور ہمیں اپنے خون کے ایک ایک قطرہ کی قدر ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ مکرمہ کو مخاطب کیا کہ تو عزت والا گھر ہے، لیکن انسان کے خون کا ایک قطرہ بھی عزت وعظمت میں تجھ سے زیادہ ہے۔ اتنی بڑی عظمت انسان کو عطا کی: ’’وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا‘‘ (بنی اسرائیل:۷۰) انسان کو اللہ تعالیٰ نے احترام بخشا ہے۔ ہم قرآن کریم کے اس نظریہ کی بنیاد پر احترام آدمیت کے قائل ہیں۔

ہم وہ حکمرانی چاہتے ہیں کہ جس حکمرانی میں اللہ کے دیئے ہوئے اصولوں کے مطابق انسانیت کو عدل وانصاف مل سکے۔ اس کو خوش حال زندگی مل سکے، ہمارے ملک میں بہت سی مشکلات ابھی تک موجود ہیں، ہم بہت سے معاملات پر ابھی تک واضح نہیں ہیں۔

میں زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا، لیکن یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ ہم افغانستان کے ساتھ بھی بہتر تعلقات چاہتے ہیں، لیکن خطہ میں عالمی قوتوں اور ان کی فوجوں کی موجودگی، یہ خطہ کے ممالک کے درمیان بہتر تعلقات کے راستہ میں رکاوٹ ہے۔ یہ رکاوٹیں دور ہونی چاہئیں تاکہ ہم بہتر تعلقات کی طرف آگے بڑھ سکیں۔ ہم فاٹا کو عزت دینا چاہتے ہیں، فاٹا کے عوام کو عزت دینا چاہتے ہیں، فاٹا کا مستقبل جو بھی طے ہو ہم ایک ہی بات کہہ رہے ہیں کہ فاٹا کے عوام کی مرضی کے ساتھ ہو، ان کی مرضی اور مشاورت کے ساتھ ہو۔ ان پر کوئی فیصلہ مسلط نہ کیا جائے۔ ایف سی آر انگریز نے مسلط کیا، آج اگر ہم بھی اسلام آباد سے ان پر کوئی فیصلہ مسلط کریں گے، آپ مجھے بتائیں کہ فرنگی اور ہمارے رویوں میں کیا فرق دکھائی دے گا؟

تو اس اعتبار سے ہم نے آج کے بعد، اتنے بڑے جلسہ کے بعد، آپ صرف خود نہیں جاگے آج، کچھ اور قوتوں کو آپ نے جگا بھی دیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ جاگ جائیں اور تم یہاں سے جانے کے بعد سو جاؤ، اور ان شاء اللہ! یہ سلسلہ جاری رہیں گے۔ اسی سال میں ان شاء اللہ! ہم مختلف صوبوں میں بڑی بڑی کانفرنسیں کریں گے۔ اکتوبر میں بھی کریں گے، نومبر میں بھی کریں گے اور جو بھی جماعت اس حوالہ سے مناسب سمجھے گی، اب یہ سلسلہ تھمے گا نہیں، ان شاء اللہ! یہ سلسلہ آگے بڑھے گا اور یہ سلسلہ اب چلتا رہے گا۔

ہم دنیا کو بتانا چاہتے ہیں کہ جمعیت علماء اسلام نے پوری قوم کو جگایا بھی ہے، پوری قوم کو متحد بھی کیا ہے، وحدت کی دعوت بھی دی ہے اور کل مجھ سے ایک صحافی نے

پوچھا بلکہ آج ہی پوچھا کہ جی کل ایک مقرر نے دینی قوتوں کے اتحاد کا آپ کو اختیار دے دیا ہے۔ تو میں نے کہا: میں شکرگزار ہوں، انہوں نے آج اس اجتماع کا پیغام وصول کرلیا ہے۔ یہ جلسہ وحدت کے لئے ہے، دینی قوتوں اور مذہبی قوتوں کی وحدت کے لئے ہے، اور جس جماعت نے آپ کے اس اجتماع کے وحدت کے پیغام کو قبول کرلیا ہے، میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

ماضی میں بھی ہم ملکی سیاست میں اٹھتے بیٹھتے رہے ہیں، بات کرتے رہے ہیں، جب کبھی یہ بات آتی تھی کہ آگے کیا ہوگا؟ تو میں انہیں کہتا تھا کہ آپ صبر کریں! جو بھی ہوگا، صد سالہ کے بعد ہوگا، ان شاء اللہ!

جمعیت علماء عملاً دنیا کو دکھانا چاہتی ہے، عملاً قوم کو دکھانا چاہتی ہے، عملاً اپنی دینی قوتوں کو دکھانا چاہتی ہے کہ جمعیت علماء وحدت کی علمبردار ہے، ایک قوت بننے کی علمبردار ہے۔ تمام امت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی علمبردار ہے۔ پوری انسانیت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی علمبردار ہے۔

آیئے! ان خطوط پر عملی طور پر آگے بڑھیں اور یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس اسٹیج پر تمام اکابرین کو بلایا اور ہر سیاسی جماعت کے لوگ بڑی خوش دلی کے ساتھ ہمارے اجتماع میں شریک ہوئے، میں سب کو خوش آمدید کہتا ہوں اور سب کی تشریف آوری پر ان کا دل کی گہرائیوں سے شکرگزار ہوں۔

میرے محترم دوستو! مجھے احساس ہے اس بات کا، جو ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم جمعیت علماء کا صد سالہ منائیں گے اور حضرت شیخ الہندؒ کے دیئے ہوئے اصولوں کی بنیاد پر آنے والے مستقبل کے لئے تجدید عہد کریں گے اور عزم نو کے ساتھ اپنے آنے والے مستقبل کا تعین کریں گے، تو اس کی میزبانی کا شرف صوبہ خیبر پختونخوا کی جمعیت کو دیا گیا اور میں مولانا گل نصیب خان صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں! چار مہینے سے اس میدان میں وہ اور ان کی ٹیم پڑی رہی، لق ودق صحراء میں آئے، کچھ بھی نہیں تھا اور آج آپ کو جو رونق نظر آرہی ہے اور خوبصورتی کا یہ منظر نظر آرہا ہے، یہ سفر ہم نے بڑی محنتوں سے شروع کیا اور آج وہ منظر ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور پھر میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے سے لے کر عام کارکن، جو یونٹ کا کارکن ہے، اس کی مصروفیت یکساں ہوگئی تھی، صبح وشام مصروف ہوگیا تھا، ہر سطح پر کارکن نے محنت کی ہے، وہ محنت کی ہے کہ میں دل کی گہرائیوں سے اور اس کی اتھاہ گہرائیوں میں جاکر بھی شاید اپنے کارکنوں کی ان محنتوں کا ان کو جواب نہ دے سکوں۔

میرے محترم دوستو! جس کامیابی کے ساتھ یہ اجتماع اپنے انجام کو پہنچا ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ممکن ہی نہیں تھا۔ یہ سارا کام قوت بشری سے باہر ہے اور میں نے دوستوں سے کہا کہ بعض دفعہ تو انسان رواداری میں کہہ دیتا ہے کہ میرے پاس شکریہ کے الفاظ نہیں ہیں، لیکن آج اس اجتماع اور اس کے انتظامات اور اس کی کامیابی اور پوری قوم کی اس اجتماع میں شرکت، یقین جانیئے کہ میں بہت کوشش کرتا ہوں کہ کس طرح میں اپنے رب کا شکریہ ادا کروں؟ خود کو بے بس پاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے، اسے ہماری مغفرت کا سبب بنائے اور ابھی ہم یہاں سے منتشر نہ ہوئے ہوں کہ رب العزت ہماری ان محنتوں کو قبول کرلے اور ہمارے یہاں پر آنے کو قبول کرکے ہماری مغفرت فرمائے۔

میں ایک بات پھر آپ تمام حضرات کا ہر سطح پر، ہمارے ساتھیوں کا، ذمہ دار ساتھیوں کا، کارکنوں کا اور منتظمین کا اور رضا کاروں کا بالخصوص ہمارے عبدالرزاق لاکھو نے جس طرح پورے ملک میں جاجاکر نوجوانوں کو منظم کیا اور یہاں آکر انہوں نے جو ڈیوٹیاں سنبھالیں، میں سمجھتا ہوں وہ انتہائی قابل تحسین ہیں اور وہ واقعی اس قابل ہیں جنہوں نے یہاں پر خدمات سرانجام دیں کہ ان کو عمرہ پر لے جایا جائے، اور ان کو حج پر لے جایا جائے تو ہمارے بھائیوں نے جو اس کے لئے اخراجات دیئے ہیں ہم ان کے بھی شکرگزار ہیں اور میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہماری صوبائی انتظامیہ، پشاور، نوشہرہ، چارسدہ اور مردان ان تمام انتظامی افسران نے اپنے تمام وسائل اس اجتماع کو کامیاب کرنے کے لئے جھونک دیئے ہیں، میں ان کا بھی دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ان کی ان خدمات کو بھی قبول فرمائے اور جو یہ مندوبین باہر سے تشریف لائے ان سب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، میڈیا کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے انتہائی اہمیت دی ہے اس بہت بڑے اجتماع کو اور آئندہ مستقبل میں بھی آپ اس کی اہمیت کو اجاگر کرتے رہیں گے۔ ایک بار پھر امام کعبہ کو اور امام حرم کو میں خوش آمدید کہتے ہوئے آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

وآخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین.

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ أجمعین

علماء سے بیانیہ تبدیل کرنے کا مطالبہ

مولانا محمد ازہر مدظلہ

بیانیہ ایسے متن یا اعلامیہ کو کہا جاتا ہے جسے کوئی گروہ یا فرد اپنے اصول و عقائد اور اہداف کو واضح کرنے کے لئے عمومی استفادے کے طور پر پیش کرے۔ حال ہی میں وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف نے لاہور میں ایک مذہبی درسگاہ میں خطاب کرتے ہوئے علماء کو فتوؤں سے آگے نکلنے کا مشورہ دیا ہے، انہوں نے کہا کہ ملک میں دین کے نام پر انتہا پسندی پھیلائی جارہی ہے، پاکستان میں ظلم کا بازار گرم ہے۔ انسانوں میں نفرت کا زہر پھیلایا جارہا ہے اس زہر کو علماء ختم کرسکتے ہیں، انتہا پسندی، دہشت گردی کی جڑ ہے، ہم نے دین کو ان عناصر سے پاک کروانا ہے جنہوں نے اسلام کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنا شروع کر رکھا ہے۔ ملک میں دہشت گردی کے خاتمے کے لئے جوابی بیانیہ محراب اور منبر سے آنا چاہئے۔ (۱۲/جمادی الاخریٰ، ۱۲/مارچ ۲۰۱۷ء)

کچھ اسی طرح کی خیالات کا اظہار انہوں نے تین دن بعد کراچی میں ہندو برادری کے اجتماع، ہولی سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ وزیر اعظم کا کہنا تھا کہ پاکستان اس لئے معرض وجود میں نہیں آیا کہ ایک مذہب باقی مذاہب پر غالب آجائے، ان کا کہنا تھا کہ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی کو زبردستی اپنا مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کیا جائے۔ یہ ایک سنگین جرم ہے، مزید کہا کہ دنیا میں جنت اور دوزخ کا فیصلہ کرنے والوں کا ایجنڈا کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

وزیر اعظم نے قائد اعظم محمد علی جناح کی اس تقریر کا حوالہ بھی دیا جو انہوں نے پہلی دستور ساز اسمبلی میں کی تھی کہ ہندو اپنے مندروں میں جائیں، مسلمان اپنی مسجدوں اور عیسائی اپنے گرجوں میں، آپ آزاد ہیں چاہے آپ کا تعلق کسی مذہب، فرقے، رنگ و نسل سے ہو، اس معاملہ کا مملکت سے کوئی تعلق نہیں۔ (۲۲/مارچ ۲۰۱۷ء)

وزیر اعظم نے دین اور اہل دین کے بارے میں جن خیالات کا اظہار فرمایا وہ نئے نہیں ہیں، سیکولر حلقوں کی طرف سے کافی عرصہ سے مختلف انداز میں انہیں دہرایا جارہا ہے، علماء سے دین کے نئے بیانیہ کا مطالبہ کرتے ہوئے حقیقت یہ ہے کہ وزیر اعظم نے رعایت فرمائی ہے ورنہ یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ علماء کرام نیا دین پیش کریں، موجودہ دین تو چودہ سو سال پرانا ہو گیا ہے۔

سیکولر حلقوں کی طرف سے علانیہ یا ملفوف انداز میں اس کا اظہار ہوتا رہتا ہے کہ اسلامی قانون ڈیڑھ ہزار سال پرانا ہے، اس دوران دنیا میں کتنے ہی معاشی، سماجی اور سیاسی تغیرات آچکے ہیں، جو انسان بیل گاڑیوں پر سفر کرتا تھا، اب ہوا کے دوش پر اڑتا ہے اور سمندر کی تہوں میں غواصی کرتا ہے، ایسے فرسودہ عہد کے قوانین اس ترقی یافتہ اور متمدن دور میں قابل عمل نہیں رہے۔

عصری تعلیمی اداروں میں، جہاں قرآن و حدیث کا داخلہ ممنوع ہے، تعلیم پانے والوں کا ذہن بالعموم یہی بنتا ہے، لیکن فی الحقیقت یہ خیال محض غلط فہمی پر مبنی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے تمام احکام اپنی ہیئت اور حقیقت، دونوں اعتبار سے دائمی ہیں۔ خدا کا دین ثابت اور محکم ہے زمانے کا چلن دیکھ کر دین کو تبدیل کر دینا، خود دین سے بغاوت ہے، ہر غالب تہذیب و فکر کو "حق" مان کر دین کو اس کے مطابق ڈھال دینے کی کوشش کرنا زمانے کی پیروی ہے دین کی اتباع نہیں، قرآن کریم میں: "لا تبدیل لکلمات اللہ" (یونس:۱۰)... اللہ کے کلمات (احکام و فرامین) بدلے نہیں جاسکتے...، "ولا مبدل لکلمۃ اللہ" (انعام:۳۴)... اللہ کے کلمات کو بدل دینے والا کوئی نہیں... اور "فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا" (فاطر:۴۳)... پس تم اللہ کے طریقے میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے... اس حقیقت کو بیان کرتے ہیں، جس کا حاصل یہ ہے کہ انسانی فطرت اور اس سے متعلق احکام خداوندی دائمی ہیں، ان میں کسی قسم کی تبدیلی یا اس کی خواہش خلاف شریعت ہے۔ دوسری طرف وہ اسباب و ذرائع ہیں جو زمانے کے ظروف و احوال کے مطابق تبدیل ہوتے ہیں، اسباب و ذرائع کے بدلنے سے انسان کی فطرت و باطن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ مثلاً مختلف النوع کھانوں اور پکوانوں کی شکلیں اور ذائقے ضرور بدلے ہیں، لیکن بھوک اور پیاس جیسے پہلے تھی ویسے اب بھی ہے، انسان نے تلوار اور تیر کی جگہ ایٹم بم اور میزائل بنالیا ہے لیکن اس کے پس پردہ جذبہ انتقام یا

ضرورت دفاع ماضی ہی کی طرح کارفرما ہے۔

یہی حال زندگی کے تمام شعبوں کا ہے، اسلام کا اصل موضوع انسانی فطرت ہے وہ انسان کی فطری خواہشات اور جذبات کو کنٹرول کرتا ہے تاکہ خواہشات کا عفریت بے لگام ہو کر معاشرے کے لئے ہلاکت خیز نہ بنے، اسلام طاقت حاصل کرنے سے منع نہیں کرتا مگر طاقت کے بل بوتے پر ظلم کرنے سے سختی سے روکتا ہے، اسلام حلال ذرائع سے حاصل ہونے والی دولت سے نہیں روکتا مگر اپنی بڑائی اور نمود ونمائش کے لئے دولت کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ انسان اپنی ذہنی اور فکری قوت انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کرے نہ کہ انسان کے لئے ہلاکت خیز وسائل کی ایجاد میں، اسلام چاہتا ہے کہ ذرائع ابلاغ کا استعمال سچی حقیقتوں کے اظہار اور مظلوم کی مدد کے لئے ہو نہ کہ جھوٹے پروپیگنڈے اور سچائی کو دبانے کے لئے۔ اس لئے جوں جوں اسباب و وسائل میں ترقی ہوتی جائے گی اسلامی قانون کی ضرورت واہمیت بھی اسی نسبت سے بڑھتی جائے گی۔

محترم وزیراعظم نے ملک میں ظلم کی جس گرم بازاری کا ذکر فرمایا ہے، اس کی کڑیاں بھی خدا فراموش نظام تعلیم اور آخرت فراموش معاشرت سے ملتی ہیں جن عصری اداروں پر قوم کا اربوں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ کیا وہاں یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ انسان نے ایک دن احکم الحاکمین کی عدالت میں پیش ہو کر رتی رتی کا حساب دینا ہے، جس دن کی ہولناکی سے پیغمبر بھی تھرتھراتے ہیں اس کا ہمارے نصاب تعلیم میں سرے سے ذکر ہی نہیں۔ کیا یہ بتایا جاتا ہے کہ بے گناہ انسان کو قتل کرنا کتنا بڑا جرم ہے، کیا ہمارے اس نصاب تعلیم میں والدین کے حقوق و فرمانبرداری، عدل و انصاف، صلہ رحمی و غریب پروری، حلال و حرام کی معرفت اور اس کی پابندی، دوست و احباب، ہمسایوں اور عام مسلمانوں کے حقوق کے بارے میں ایک لفظ بھی پڑھایا جاتا ہے؟ دنیا اور اس کے تعیشات کے فانی اور آخرت کے دائمی اور ناقابل فنا ہونے کے بارے میں کوئی سبق دیا جاتا ہے؟ یہ سب کچھ نہیں ہے تو ان تعلیمی اداروں سے فارغ ہونے والے اگر بددیانت، خائن، راشی، ظالم، بداخلاق، مادہ پرست، خدا فراموش اور انسان دشمن ہوں تو ظلم کی گرم بازاری کا شکوہ علماء اور اہل مدارس سے کرنا دلیل کم نظری اور اپنی ذمہ داریوں سے پہلوتہی ہے۔ علماء کے پاس قوت حاکمہ نہیں ہے وہ اپنے مواعظ و خطبات میں زیادہ سے زیادہ اخلاقی طور پر خیانت، رشوت اور ظلم و بداخلاقی کی مذمت کر سکتے ہیں، کسی ظالم اور خائن افسر کو ہٹانا اور مظلوم کو انصاف دلانا ان کے اختیار میں نہیں، یہ اختیار جن کے پاس ہے وہ اپنی ذمہ داری دوسروں پر ڈال رہے ہیں۔

وزیراعظم نے اپنے خطاب میں علماء کرام کو فتوؤں سے آگے نکلنے کا مشورہ بھی دیا۔ دین کی روشنی میں کوئی رہنمائی مانگے تو علماء یہ رہنمائی دیتے ہیں، اس کو فتویٰ کہتے ہیں۔ یہ علماء کی شرعی ذمہ داری ہے تعجب ہے کہ وزیراعظم نے انہیں فتوؤں سے آگے نکلنے کا مشورہ دیتے وقت یہ غور نہیں فرمایا کہ اگر کوئی شخص ڈاکٹروں کو طبی نسخوں اور وکلاء کو قانونی نکات سے آگے نکلنے کا مشورہ دے تو اس کی دماغی صحت کے بارے میں کیا رائے قائم کیا جائے گی اور اس کے اس مشورہ کی کیا قیمت لگائی جائے گی؟

وزیراعظم نے یہ بھی فرمایا کہ پاکستان اس لئے معرض وجود میں نہیں آیا کہ ایک مذہب باقی مذاہب پر غالب آ جائے۔ وزیراعظم کا یہ فرمان اگرچہ براہ راست اس ارشاد خداوندی سے ٹکراتا ہے: ”ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ“ (الصف:۹)... وہی اللہ ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو الہدیٰ اور دین حق کے ساتھ تاکہ غالب کردے اس کو تمام دینوں پر... تاہم مان لیجئے کہ ان کا مقصد ارشاد خداوندی سے معارضہ نہیں تھا بلکہ صرف یہ بتانا تھا کہ ریاست کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ جیسا کہ انہوں نے آگے بانی پاکستان محمد علی جناح کی تقریر کے حوالے سے بھی کہا کہ: ”آپ کا تعلق کسی مذہب، فرقے، رنگ و نسل سے ہو اس معاملہ کا مملکت سے کوئی تعلق نہیں“ تو بھی اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وزیراعظم نے اس دوقومی نظریے کی نفی فرمادی ہے، جس کی بنیاد پر یہ اسلامی ریاست معرض وجود میں آئی تھی۔ اگر وزیراعظم کے ارشادات کے مطابق مسئلہ صرف ایک ”سیکولر پاکستان“ کا تھا، جسے اسلامی احکام و تعلیمات کی تجربہ گاہ بنانا مقصود نہ تھا تو پھر ایک بڑے ”سیکولر ہندوستان“ کے ہوتے ہوئے ایک نسبتاً چھوٹے سیکولر ملک کی کیا ضرورت تھی؟

کسی سیاسی دانشور اور مفکر سے نہیں ایک عام آدمی سے پوچھ لیا جائے کہ قائداعظم کیسا پاکستان چاہتے تھے؟ تو وہ بلاتوقف یہ جواب دے گا کہ قائداعظم نے ایک ایسے پاکستان کے لئے تحریک برپا کی تھی اور اسلامیان ہند نے ایک ایسے پاکستان کے لئے اپنا سب کچھ نذر کیا تھا جس پاکستان میں کسی بادشاہ، وائسرے، چوہدری اور رئیس کا قانون نہیں بلکہ اللہ اور رسول کا قانون نافذ ہوگا جو ہر ایک کو عزت نفس، مساوات اور انصاف کی ضمانت فراہم کرے گا، جس پاکستان میں چند خاندانوں کی سیاسی و معاشی اجارہ داری نہیں ہوگی بلکہ ہر شخص کو اس کی ذہنی و عملی صلاحیتوں کے مطابق ترقی کے مواقع میسر آئیں گے۔ جس پاکستان میں اقتدار اعلیٰ

(باقی صفحہ 23 پر)

اسلام میں قیدیوں کے حقوق

مفتی تنظیم عالم قاسمی

اسلام سراپا رحمت اور شفقت ہے، اس مذہب میں عدل واحسان کی بار بار تاکید کی گئی ہے اور یہی اس مذہب کی روح ہے، ظلم وزیادتی، ناحق مار پیٹ، ستانا اور کسی کو خواہ مخواہ پریشان کرنا، اس مذہب میں جائز نہیں، اسلام کی نظر میں مرد وعورت، امیر وغریب، محتاج اور غنی سب برابر ہیں، کسی کو کسی پر فوقیت حاصل نہیں؛ اس لئے کسی امیر کو غریب کے ساتھ ناروا سلوک کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور نہ ہی کسی صاحب طاقت کو بے کس اور کمزوروں پر اپنی طاقت استعمال کرنے کا حق دیا گیا ہے؛ یہاں تک کہ بے زبان جانوروں پر شفقت اور رحمت کا حکم دیا گیا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مختلف ارشادات کے ذریعہ جانوروں پر ظلم وزیادتی سے منع فرمایا ہے، حضرت جابر بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے کو داغ دیا گیا تھا، اس کے دونوں نتھنوں سے خون کا فوارہ چھوٹ رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا: اللہ اس شخص پر لعنت کرے جس نے یہ حرکت کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کہ نہ تو چہرے کو داغا جائے، نہ چہرے پر مارا جائے۔ (زادراہ، ص:۷۲)

جانور کو مثلہ کرنے، اس پر نشانہ بازی کرنے اور طاقت سے زیادہ بوجھ لادنے سے منع کیا گیا، اس کی بھی ممانعت ہے کہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کیا جائے؛ تاکہ اسے اپنے ذبح کیے جانے کا احساس اور اس کی تکلیف نہ ہو، اگر جانور ذبح کیا جائے تو پہلے چھری تیز کرنے کی ہدایت دی گئی کہ ذبح کرتے ہوئے جانور کو زیادہ تکلیف نہ ہونے پائے، غور کرنے کی بات ہے کہ شریعت نے ایک جانور کے ساتھ کس قدر محبت وشفقت کا حکم دیا ہے، یہ اس لئے کہ کوئی انسان یہ خیال نہ کرے کہ یہ بے زبان کمزور اور ناتواں مخلوق ہے، اس پر جس طرح بھی ہو سکے زیادتی درست ہوگی، بلکہ دیکھا جائے تو کتا ایک نجس جانور ہے؛ لیکن ایک جاندار مخلوق کی حیثیت سے وہ بھی سزاوار رحم وکرم ہے اور اگر کوئی اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے تو وہ بھی موجب اجر ہے، مشہور حدیث ہے کہ پہلے زمانے میں ایک بدکار عورت نے پیاس سے ہانپتے ہوئے ایک کتے کو بڑی مشقت سے پانی پلایا تھا، اللہ نے اس کی قدردانی کی اور اسے بخش دیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے پانی پلانے میں بھی ہمیں اجر ملے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر تر جگر رکھنے والے جان دار کے پانی پلانے میں ثواب ہے۔ (موطا امام محمد، کتاب اللقطۃ)

اسلام میں جب ایک جانور کے ساتھ اس طرح حسن سلوک کی تاکید ہے تو انسان کے ساتھ رحم وکرم کی کس قدر تاکید ہوگی، انسانیت کا احترام جانور کی بہ نسبت زیادہ ہے، یہی وجہ ہے کہ جانی دشمنوں کے ساتھ بھی کوئی ایسا معاملہ نہیں کیا جائے گا جو انسانیت کے خلاف ہو، جیسے ان کا مثلہ کرنا، آگ میں جلانا، پیاس سے تڑپانا، غیر انسانی سزا دینا وغیرہ۔ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک یہودی جنازہ گزرا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے جب جنازہ پر نظر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے، صحابۂ کرامؓ نے سوال کیا: یا رسول اللہ! یہ تو ایک یہودی اور غیر مسلم کا جنازہ تھا، اس کے احترام میں کھڑے ہونے کی کیا ضرورت تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "أليست نفساً" (مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۷) "کیا وہ انسان نہیں ہے؟" یہاں اگرچہ وہ مسلمان نہیں تھا؛ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کا احترام کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر وشرک کے باوجود آدمیت کے اوصاف اور ان کا احترام باقی رہے گا، یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامی نے غلاموں کے ساتھ نیک برتاؤ کی تاکید کی ہے، خواہ وہ کافر ہوں یا مسلمان، حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا دست نگر اور ماتحت بنایا ہے، وہ تمہارے بھائی ہیں یعنی لونڈی، غلام اور خدمت گار، اس کو وہ اپنے کھانے میں سے کھلائے، اپنے کپڑے میں سے پہنائے، اس کو ایسے کام کی تکلیف نہ دے جس سے وہ تھک جائے، اگر اسے ایسے کام کی تکلیف دے جس سے وہ تھک جائے تو پھر خود اس کی امداد کرے یعنی ہاتھ بٹائے۔ (صحیح بخاری کتاب الوصایا)

ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں غلام کا قصور کتنی مرتبہ معاف کروں،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، کچھ جواب نہ دیا، اس نے دوبارہ یہی پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر روز ستر بار (ترمذی:۲/۱۶) حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو الفاظ آخری وقت تک زبان مبارک پر جاری تھے اور جس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم خالق حقیقی سے جا ملے، وہ یہ الفاظ تھے: الصلوٰۃ، الصلوٰۃ، اِتَّقُوا اللّٰہَ فِیْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ”نماز کا خیال رکھو، اپنے زیر دست غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرو!“ غلام جو من وجہ قیدی ہے اس کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ظلم و زیادتی نہ کرنے کی تاکید کی گئی ہے، اس کو ادب اور تعلیم و تربیت دینا، ضرورت سے زیادہ اور بے وقت کام نہ لینا، کھانے پینے اور عبادات کے لئے فرصت فراہم کرنا؛ بلکہ اپنے بھائی جیسا سلوک کرنا اسلام کی تعلیم ہے، اسلام سے قبل اور بعد کے ایام میں بھی غیروں کی نظر میں غلاموں کی کوئی حیثیت نہیں تھی، ان کا تصور بالکل نادار، مفلس اور معاشرے سے خارج فرد کی طرح تھا، جس کو انسانی حقوق بھی حاصل نہ ہوں، یہی وجہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جانوروں کی طرح ان کے ساتھ سلوک کیا جاتا تھا اور آج بھی خادموں اور ناداروں کے ساتھ بھی یہی سلوک برتا جاتا ہے، مگر اسلام نے غلاموں کو انسانیت کے اعتبار سے مساوی حقوق فراہم کیا اور ان کے بارے میں آقاؤں کو ایسی ہدایات دیں کہ دنیا کے کسی مذہبی قانون میں اس کی نظیر نہیں ملتی، مشہور مستشرق موسیو گستاولیبان، اپنی کتاب ”تمدن عرب“ میں لکھتا ہے:

”غلام کا لفظ جب کسی ایسے یورپین شخص کے سامنے بولا جاتا ہے جو تیس سال کے دوران لکھی ہوئی امریکی روایتوں کو پڑھنے کا عادی ہے تو ان کے دل میں ان مسکینوں کا تصور آ جاتا ہے جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں، ان کے گلوں میں طوق پڑے ہیں اور انھیں کوڑے مار مار کر ہنکایا جا رہا ہے، ان کی غذا ان کی سد رمق کے لئے بھی کافی نہیں ہے اور انھیں رہنے کے لئے تاریک کوٹھریوں کے سوا کچھ میسر نہیں، مجھے یہاں اس سے بحث نہیں کہ یہ تصویر کس حد تک درست ہے اور انگریزوں نے چند سالوں سے امریکہ میں جو کچھ کیا ہے، یہ باتیں اس پر صادق آتی ہیں یا نہیں؟ لیکن یہ بالکل یقینی بات ہے کہ اہل اسلام کے یہاں غلام کا تصور نصاریٰ کے یہاں غلام کے تصور سے بالکلیہ مختلف ہے۔“

(معارف القرآن:۸/۱۵)

غلاموں اور قیدیوں کا معاملہ تقریباً یکساں ہے، لہٰذا غلاموں کے ساتھ جس طرح حسن سلوک کئے جانے کی ہدایات وارد ہیں، انسان ہونے کے اعتبار سے قیدیوں کے ساتھ بھی حتی الامکان حسن سلوک روا رکھا جائے گا، قیدیوں سے کوئی ایسا برتاؤ نہ کیا جائے جو غیر انسانی ہے؛ کیوں کہ جرائم تو بہر حال انسان سے ہی ہوتے ہیں، جانوروں سے نہیں ہوتے؛ اس لئے انسانیت کا احترام بہر حال لازم ہے، جس طرح غلام سے غلامیت کے باوجود آدمیت کے خواص باطل نہیں ہوتے، اسی طرح قیدیوں سے انسانیت باطل نہیں ہوگی وَمَا کَانَ مِنْ خَوَاصِّ الْآدَمِیَّۃِ فِی الرَّقِیْقِ لَا یَبْطُلُ بَلْ یَبْقٰی عَلٰی أَصْلِ الْحُرِّیَّۃِ۔ (فتح القدیر:۳/۴۴) ایک انسان کو انسان ہونے کی حیثیت سے جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے، اسے بہر حال فراہم کی جائیں گی، جیسے پیٹ بھر کھانا، پیاس بجھانے کے لئے پانی فراہم کرنا، تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا مہیا کرنا وغیرہ۔ لہٰذا قیدیوں کو بھوکا، پیاسا رکھنا، یا بے لباس کرنا جائز نہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے قیدیوں کے بارے میں اپنے صحابۂ کرام کو ہدایت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:

”انھیں خوش اسلوبی سے اور حسن سلوک سے قید کرو، انھیں آرام کا موقع دو، کھلاؤ، پلاؤ اور تلوار اور اس دن کی گرمی دونوں کو یکجا مت کرو“ (الموسوعۃ الفقہیۃ:۴/۱۹۸) جن دنوں میں بنو قریظہ کے قیدیوں کو قید کیا گیا تھا، وہ گرمی کے ایام تھے، تپش زیادہ تھی؛ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ طور خاص دن کی گرمی اور دھوپ میں قیلولہ کے لئے مواقع فراہم کرنے کی تاکید فرمائی؛ کیوں کہ گرمی کے ایام میں قیدیوں کی گرمی کا خیال نہ رکھنا، انھیں دھوپ میں چھوڑ دینا؛ بلکہ آرام کا موقع نہ دینا بھی غیر انسانی حرکت ہے اور قیدیوں کے ساتھ غیر انسانی حرکت جائز نہیں۔ معلوم ہوا کہ قیدیوں کو الیکٹرک شارٹ لگانا، قیدیوں پر کتے چھوڑنا، قیدیوں کو سخت ٹھنڈک میں برف کی سلوں پر

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون:32545573

ڈال دینا، حد سے زیادہ مار پیٹ کرنا، مسلسل جاگتے رہنے پر مجبور کرنا، یا ان کی جائے رہائش میں تیز روشنی یا تیز آواز کا انتظام کرنا، شرعاً درست نہیں ہے۔

چوری، قتل و غارت گری، زنا کاری، شراب نوشی، ظلم و زیادتی اور اس طرح کے دیگر جرائم یقیناً اسلام کی نظر میں بھی انتہائی شنیع اور قابل مذمت ہیں، ان کے مرتکبین سخت سے سخت سزا کے مستحق ہیں؛ لیکن شریعت نے اس کے بھی حدود متعین کئے ہیں اور ان میں اہم چیز انسانیت کا احترام ہے، ہر وہ سزا جس سے آدمیت کی توہین ہوتی ہو جائز نہیں ہے۔ اسیرانِ بدر میں ایک شخص سہیل بن عمرو تھا جو نہایت فصیح اللسان تھا اور عام مجمعوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تقریریں کیا کرتا تھا، حضرت عمرؓ نے کہا: یا رسول اللہ! اس کے دو نیچے کے دانت اکھڑوا دیجئے کہ پھر اچھا نہ بول سکے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اگر اس کے عضو بگاڑوں تو گو نبی ہوں؛ لیکن خدا اس کی جزا میں میرے اعضاء بھی بگاڑے گا۔ (تاریخ طبری صفحہ ۱۳۴۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین آمیز کلمات کہنا یقیناً بڑا جرم ہے؛ لیکن اس کے باوجود اس کے عوض میں دانت اکھاڑنے کی رائے قبول نہیں کی گئی؛ اس لئے کہ یہ مثلہ کے دائرے میں آتا ہے، اسی طرح دانت اکھاڑنے سے ایک عضو سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاتا جو انسانی ضرورت ہے، اس سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ قیدیوں کو اس طرح بے تحاشہ نہیں مارا جائے گا اور نہ کوئی ایسی سزا دی جائے گی جس کے سبب ان کا کوئی عضو شل اور ضائع ہو جائے یا ان کے کسی عضو کی منفعت ختم ہو جائے؛ کیوں کہ یہ غیر انسانی فعل اور رحم و کرم کے خلاف ہے۔

اسلام میں حقوقِ انسانی اور بنیادی آزادی کے تحفظ کا مکمل لحاظ رکھا گیا ہے، غیر انسانی یا ذلت آمیز سلوک کی قطعاً گنجائش نہیں، آج کل دنیا کے مختلف ممالک میں قیدیوں کے ساتھ جو ناروا سلوک کیا جاتا ہے، وہ نامناسب! بلکہ ناجائز ہے، جیسے قیدیوں کو ٹارچر کرنا، تفتیش و تحقیق کے نام پر الٹا لٹکا دینا، ایسی جگہ قید کرنا، جہاں بیٹھنے، لیٹنے اور آرام کرنے کی گنجائش نہ ہو، بے لباس کرنا وغیرہ، ابو غریب جیل میں جو سزائیں دی جاتی ہیں، کون سا دل ہے جو ان سزاؤں کی کیفیت سن کر تڑپا نہ ہو اور ان سزاؤں کی تصویر دیکھ کر رونگٹے کھڑے نہ ہوتے ہوں، دیگر شعبہ ہائے حیات کی طرح اس شعبے میں بھی اسلام نے عدل و احسان پر مبنی تعلیمات اور اصول پیش کیا ہے، اس سلسلے میں جنگ بدر کے قیدیوں کے احوال پیش کئے جاسکتے ہیں، مشہور سیرت نگار علامہ شبلی نعمانیؒ اسیرانِ بدر کے ساتھ صحابۂ کرامؓ کے سلوک کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"صحابۂ کرام نے ان کے ساتھ یہ برتاؤ کیا کہ ان کو کھانا کھلاتے تھے اور خود کھجور کھا کر رہ جاتے تھے، ان قیدیوں میں ابو عزیز بھی تھے جو حضرت مصعب بن عمیرؓ کے بھائی تھے، ان کا بیان ہے کہ مجھ کو جن انصاریوں نے اپنے گھر میں قید کر رکھا تھا، جب صبح یا شام کا کھانا لاتے تو روٹی میرے سامنے رکھ دیتے اور خود کھجوریں اٹھا لیتے، مجھ کو شرم آتی اور میں روٹی ان کے ہاتھ میں دیتا؛ لیکن وہ ہاتھ بھی نہ لگاتے اور مجھ ہی کو واپس دیتے اور یہ اس بنا پر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی تھی کہ قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔" (سیرۃ النبی: ۱/۳۳۰)

ایسے لوگ جو جنت میں جائیں گے، ان کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ایک وصف یہ بھی بیان کیا کہ وہ لوگ قیدیوں کو کھانا کھلاتے تھے ارشادِ باری ہے: وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (الدھر: ۸) "اور کھلاتے ہیں کھانا اس کی محبت پر محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو" قیدی سے مراد ظاہر ہے کہ وہ قیدی ہے جس کو اصولِ شرعیہ کے مطابق قید میں رکھا گیا ہو خواہ وہ کافر ہو یا مسلمان مجرم؛ چوں کہ مجرم قیدیوں کو کھانا کھلانا حکومت کی ذمہ داری ہے، اگر کوئی شخص قیدیوں کو کھلاتا ہے تو گویا اسلامی بیت المال کی اعانت کرتا ہے بالخصوص ابتدائے اسلام میں جب کہ بیت المال کا کوئی منظم نظام نہیں تھا؛ اس لئے صحابہ کرامؓ میں قیدیوں کو تقسیم کر کے ان کے کھانے پینے اور ضروریاتِ زندگی کی تکمیل کی جاتی تھی۔

تاہم قرآن و احادیث سے قیدیوں کو زنجیروں سے جکڑنے، ہتھکڑیاں لگانے اور پاؤں میں بیڑیاں لگانے کی اجازت معلوم ہوتی

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

ہے کہ مجرم کی شوکت ختم ہو جائے اور اس کے شر سے لوگ محفوظ رہیں، ارشاد باری ہے:

"فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰی اِذَا اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ" (سورہ محمد:۴)

ترجمہ: "سو جب تمہارا مقابلہ کافروں سے ہو جائے تو ان کی گردنیں مار چلو؛ یہاں تک کہ جب ان کی خوب خونریزی کر چکو تو خوب مضبوط باندھ لو۔"

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوج کا ایک دستہ قبیلۂ نجد کی طرف روانہ فرمایا، ان لوگوں نے یمامہ کے رئیس ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر لیا، ان کو مدینہ لے کر آئے اور مسجد نبوی کے ایک ستون سے اچھی طرح باندھ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی؛ بلکہ جب ان کے پاس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوتا تو سوال کرتے: مَاذَا عِنْدَکَ یَا ثُمَامَةُ؟ "تمہارا میرے بارے میں کیا خیال ہے؟"... وہ جواب میں کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں میرا اچھا اور بہتر خیال ہے، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کریں تو ایک واجب القتل کو قتل کریں گے اور اگر آپ چھوڑ دیں تو ایک شکر گزار شخص کو چھوڑیں گے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مال و دولت مطلوب ہے تو فرمایئے مال حاضر کردوں گا، ایمان قبول نہ کرنے کی بنیاد پر مطلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تین دن تک اسی طرح ستون میں بندھا ہوا رکھا اور یہی سوال و جواب ہوتا رہا، تیسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چھوڑ دینے کی ہدایت دی، وہ قید سے آزاد ہوئے، دل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور ایمان کی الفت گھر کر چکی تھی، غسل کے بعد ایمان قبول کر لیا۔ (سنن ابی داؤد حدیث نمبر ۲۳۳۱)

اس زمانے میں باضابطہ کوئی قید خانہ نہیں تھا، قیدیوں کو اسی طرح باندھ کر بے بس کیا کرتے تھے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیدیوں کو باندھنا، ہتھکڑیاں پہنانا اور پاؤں میں بیڑیاں ڈالنا جائز ہے: فِی الْحَدِیْثِ دَلَالَةٌ عَلٰی جَوَازِ الْاِسْتِیْثَاقِ مِنَ الْاَسِیْرِ الْکَافِرِ بِالرِّبَاطِ وَالْغِلِّ وَالْقَیْدِ وَمَا یَدْخُلُ فِیْ مَعْنَاهَا اِنْ خِیْفَ انْفِلَاتُهٗ وَلَمْ یُؤْمَنْ شَرُّهٗ اِنْ تُرِکَ مُطْلَقًا (عون المعبود: ۷/۳۳۷) اگر قیدیوں کے بھاگنے یا ان کے بے بس نہ ہونے کا اندیشہ ہو تو ان کو تصرفات سے روکنے کے لئے قید کرنے کے ساتھ آنکھوں پر پٹی باندھی جا سکتی ہے یا تنہا کسی مکان میں قید کیا جا سکتا ہے علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں: "فَاِنَّ الْحَبْسَ الشَّرْعِیَّ لَیْسَ هُوَ السِّجْنُ فِیْ مَکَانٍ ضَیِّقٍ وَاِنَّمَا هُوَ تَعْوِیْقُ الشَّخْصِ وَمَنْعُهٗ مِنَ التَّصَرُّفِ بِنَفْسِهٖ" (فتاوی ابن تیمیہ: ۳۵/۳۹۸)

یعنی قید کا اصل مقصد قیدیوں کو اپنے تصرفات اور شرارت سے روکنا ہے اور یہ چاہے جس طرح بھی حاصل ہو جائے، اس کے ساتھ معاملہ ویسا کیا جا سکتا ہے اور اس کے لئے تمام قیدیوں کو ان کے ذاتی حالات کے تناظر میں دیکھا جائے گا، ہر قیدی کا مزاج، قوت و طاقت اور منصوبے الگ الگ ہوتے ہیں، اگر کسی قیدی کے بارے میں اطمینان ہو کہ یہ نہیں بھاگے گا تو اسے ہتھکڑی یا بیڑی لگانے کی ضرورت نہیں اور اگر کوئی قیدی طاقتور ہو اور اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا ہو، فرار ہونے کا احتمال ہو تو اس کی آنکھوں پر پٹی بھی باندھی جا سکتی ہے، وغیرہ وغیرہ؛ غرضیکہ اصل مقصد قیدیوں کو زیر کرنا اور ان کی شوکت کو ختم کرنا ہے، اس کے لئے جیل میں ڈالنا ضروری نہیں، یہ مقصد جس طرح بھی حاصل ہو وہ قید شرعی میں داخل ہے۔ هِیَ کَسْرُ شَوْکَةِ الْعَدُوِّ وَدَفْعُ شَرِّهٖ وَاِبْعَادُهٗ عَنْ سَاحَةِ الْقِتَالِ لِمَنْعِ فَاعِلِیَّتِهٖ وَاَذَاهُ وَلِیُمْکِنَ افْتِکَاکُ اَسْرَی الْمُسْلِمِیْنَ بِهٖ۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ طبع کویت: ۴/۱۹۶)

سرکش قیدیوں کو معمولی جسمانی اذیت بھی دی جا سکتی ہے، اس کے جواز پر عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واقعے سے روشنی پڑتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے موقع پر قریش کے حالات معلوم کرنے کے لئے بعض صحابہؓ کو مامور کیا، ان حضرات نے ابوسفیان کے بارے میں معلومات اکٹھا کرنے کی غرض سے ایک غلام کو گرفتار کر لیا اور اس کی پٹائی بھی کرتے رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو غلام کی پٹائی پر کسی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا؛ بلکہ فرمایا کہ غلام صحیح کہتا ہے، اس کو ابوسفیان کا علم نہیں۔ (ابوداؤد)

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

حدیث نمبر۲۳۳۲) لیکن یاد رہے کہ کوئی بات اقرار کرانے یا کسی جانکاری کے حصول کے لئے صرف معمولی ضرب ہی لگائی جاسکتی ہے، غیرانسانی مار، جیسے ضرب شدید، ٹارچر کرنا، کرنٹ لگانا وغیرہ کسی بھی صورت میں جائز نہیں، ایسے قیدیوں کو زیادہ سے زیادہ طویل عرصے تک کے لئے قیدخانہ میں ڈالا جاسکتا ہے یا مصلحت دیکھی جائے اور شروفساد زیادہ ہو تو قتل کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ باغیوں کے قتل کی اجازت ہے:

اَلْمَقْصُوْدُ مِنْ قِتَالِ الْبُغَاۃِ دَفْعُ شَرِّھِمْ فَاِذَا وُجِدَ دَلِیْلُ الشَّرِّ وَھُوَ اجْتِمَاعُھُمْ وَتَعَسْکُرُھُمْ یَجِبُ دَفْعُھُمْ بِالْقِتَالِ۔

(تبیین الحقائق:۲/۲۹۴، مکتبہ امدادیہ ملتان)

ابن قدامہ حنبلی ایک جگہ قیدیوں سے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''وہ قیدی جو خود سپردگی سے گریز کرے اور قید کرنے والوں کے احکامات کی بجاآوری سے انکار کرے یا مقابلہ آرائی کے لئے آمادہ ہوجائے تو اسے ساتھ چلنے پر مجبور کیا جائے گا خواہ اس کے لئے طاقت کا استعمال کرنا پڑے اور اگر اس طرح سختی کارگر ثابت نہ ہو تو اسے سزائے موت دی جاسکتی ہے؛ کیوں کہ اس کا زندہ باقی رہنا اہلِ کفر کے لئے باعثِ تقویت اور مسلمانوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا۔''

(المغنی لابن قدامہ:۸/۳۷۷)

اس جزیئے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی قیدی جب کنٹرول سے باہر ہوجائے تو اس کو زیر اور ناتواں کرنے کے لئے مطلقاً کوئی ایسا کام کیا جاسکتا ہے، جس سے قیدی کی قوت وشوکت ٹوٹ جائے بشرطیکہ وہ کام غیر انسانی نہ ہو، ان ساری باتوں اور بحثوں پر غور کیا جائے تو قیدیوں سے متعلق دو باتیں واضح ہوتی ہیں (۱) قید کرنے کا مقصد قیدیوں کو زیر کرنا اور ان کی طاقت کو کچلنا ہے، یہ مقصد جس طرح حاصل ہو اس کے ساتھ ویسا معاملہ کیا جاسکتا ہے، (۲) مجرموں کا جرم خواہ کتنا بھی سنگین ہو وہ انسان ہی رہتا ہے؛ لہٰذا سزا دیتے ہوئے ان کی انسانیت کا خیال رکھا جائے اور کوئی غیرانسانی سزا نہ دی جائے۔

دراصل اسلام انسانی حقوق اور بنیادی آزادی کے تحفظ کا پابند کرتا ہے اور کسی ایسے عمل کی اجازت نہیں دیتا جو حقوق انسانی اور بنیادی آزادی کو متاثر کرتا ہو، جیسے انسان کے زندہ رہنے کے لئے مناسب غذا، صاف پانی کی ضرورت ہے، قیدیوں کو اس سے محروم نہیں رکھا جائے گا، اسی طرح علاج ومعالجہ، حفظانِ صحت کے لئے ورزش وتفریح، بیوی سے جنسی تعلق وغیرہ ضروریاتِ زندگی کی تکمیل کی انھیں مکمل اجازت ہوگی کہ یہ چیزیں انسانی حقوق میں داخل ہیں مذہبی امور میں بھی ان سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا، جس مذہب کو وہ مانتا ہے اس کی یا اس مذہب کے پیشواؤں اور کتابوں کی توہین نہیں کی جائے گی اور نہ دوسرے مذہب کے قبول کرنے پر انھیں مجبور کیا جائے گا، مذہبی کتابوں کے مطالعہ، مذہبی تعلیمات کے مطابق غذا فراہم کرنا، دوسرے قیدیوں کے درمیان دعوتِ دین یہ سب مذہبی امور ہیں جو انسان کے بنیادی حقوق اور بنیادی آزادی میں شامل ہیں، کسی جرم کے سبب ان کے یہ حقوق ختم نہیں ہوں گے، یہی وجہ ہے کہ عام حالات میں مشرک سے اور ذمی ومستامن سے ان کے عقائد ومذہب سے تعرض کرنے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے؛ جب کہ شرک بہت بڑا جرم ہے، اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے انسانی اور بنیادی حقوق سے کوئی تعرض نہیں فرمایا۔

بنیادی حقوق میں اخبارات پڑھنا، ریڈیو سننا، فون پر احباب واقارب سے گفتگو کرنا، دوسرے قیدیوں سے ملاقات، تعلیم اور ہنر سیکھنا بھی داخل ہے، ان حقوق سے انھیں محروم نہیں کیا جائے گا؛ البتہ فون پر بات چیت میں اگر اندیشہ ہو کہ اس کے ذریعے وہ سازش کرسکتا ہے تو اسے روک دیا جائے گا، ورنہ عام حالات میں اس کی اجازت ہوگی۔

قیدیوں کو قیدخانہ سے فرار ہونے کے خوف سے نکلنے کی اجازت تو نہ ہوگی؛ البتہ فون پر بات چیت یا رشتہ داروں سے ملاقات سے نہیں روکا جائے گا، اسی طرح حکومت کو چاہئے کہ اخلاقی امور کی طرف بہ طور خاص توجہ دے، مثلاً مردوں اور عورتوں کو الگ الگ قید خانے میں رکھیں؛ تاکہ دونوں کے باہم اختلاط کے سبب مسائل پیدا نہ ہوں، اسی طرح بالغ اور نابالغ بچوں کے قید خانے بھی الگ کیے جائیں؛ تاکہ جنسی استحصال وہراسانی کی شکایت کا موقع نہ ہو، یہ تمام امور یعنی مذہبی امور، اخلاقی امور، عام سماجی حقوق جسمانی ضروریات وغیرہ انسانی حقوق میں شامل ہیں، جن کی فراہمی کی شریعت نے نہ صرف اجازت دی ہے؛ بلکہ مختلف نوعیتوں سے ان کی تاکید کی گئی ہے؛ چوں کہ انسان کو آزادی جیسی عظیم نعمت سے محروم رکھنا ہی ایک سخت سزا ہے، قیدفی نفسہ بہت سے حقوق سے بے انتہا محرومی کا نام ہے؛ اس لئے شریعت نے مخصوص حالات ہی میں قید وبند کی سزا کی اجازت دی ہے جب یہ سزا دے دی گئی تو قیدیوں کے لئے یہی سزا کافی ہے، اب مزید حقوق انسانی یا بنیادی آزادی سے محروم رکھنے کی نہ ضرورت ہے اور نہ ہی یہ عمل شرعاً جائز ہے۔

☆☆......☆☆

دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس

سیّد شجاعت علی شاہ

۷/ستمبر۱۹۷۴ء کی پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کے نتیجہ میں آئینی ترمیم کے ذریعے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور پھر ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا نفاذ عمل میں آیا، جس کے ذریعہ لاہوری مرزائیوں اور قادیانیوں (ذریت مرزا غلام احمد قادیانی) کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا، نتیجتاً مرزائیوں نے بجائے آئین پاکستان کو تسلیم کرنے کے علم بغاوت بلند کیا، ان کے سربراہ نے پاکستان سے بھاگ کر برطانیہ میں ٹھکانہ پکڑا اور پھر آئے دن سازشوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کردیا، جس کے پردے میں یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کے ایجنٹوں کو پاکستان میں نفرت، تفرقہ بازی اور دہشت گردی کا کھلا عنوان ہاتھ آیا اور تب سے اب تک یہ قبیح عمل جاری ہے۔

فیس بک کے متعارف ہونے کے بعد ایک اور آسان ہتھیار ان کے ہتھے چڑھ گیا جس کے بل بوتے پر شکوک و شبہات اور سوال و جواب کے ذریعے امت مسلمہ کو بالعموم اور تعلیم یافتہ نوجوان نسل کو بالخصوص راہ راست سے بھٹکانے کی ہر ممکن کوشش عمل میں لائی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ مرزائیوں کے سرپرستوں نے مملکت خداداد پاکستان میں حکومتی سطح پر ایسے اقدامات کی راہ ہموار کرنا شروع کردی ہے جس کے ذریعہ فیصلہ شدہ امور کو نئے سرے سے موضوع بحث بنا کر پھر سے مردہ گھوڑے میں جان ڈالنے کی سعی لاحاصل میں مصروف عمل ہیں۔ قادیانی جماعت کو قومی تحویل میں دیئے گئے اداروں کی واپسی اور قائداعظم یونیورسٹی کے شعبۂ طبعیات کے نام کی تبدیلی، چکوال میں قادیانیوں کی دہشت گردی اور سینیٹ میں توہین رسالت کے قانون کو متنازع بنانے کی سازشیں یہ سب انہی کی چالیں ہیں، جس کے لئے قومی سطح پر لبرل اور روشن خیال ارباب دانش مشترکہ سعی میں مشغول ہیں۔

مذکورہ حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوان نسل کو بالخصوص اور امت مسلمہ کو بالعموم ان سازشوں سے آگاہی اور مرزائیوں کے غلط عقائد ونظریات سے باخبر کرنا اور اصلاح احوال کی تدبیریں سوچنا اور اختیار کرنا ترجیحی بنیادوں پر ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ چنانچہ وقت کی اس اہم ضرورت کا ادراک کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد خضریٰ داتہ چوک ضلع مانسہرہ میں ۲۳، ۲۴/مارچ ۲۰۱۷ء کو دوروزہ کورس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ مسجد ہذا کے خطیب ودیگر علماء اور تحفظ ختم نبوت داتہ کے ورکرز نے مسلسل محنت کرکے علاقے بھر کے لوگوں کو اس اہم تربیتی نشست میں شرکت کے لئے آمادہ کیا اور اردگرد کے گاؤں اور دیہاتوں کی مساجد میں تسلسل کے ساتھ گشت کا اہتمام کرتے ہوئے آگاہی مہم جاری رکھی، جس کے نتیجے میں عوام الناس اور علماء وطلبا کی کثیر تعداد نے دوروزہ کورس میں شریک ہوکر توجہ اور دلچسپی کے ساتھ ایمان تازہ کیا۔

اس دوروزہ کورس کی ترتیب یہ تھی کہ جمعرات ۲۳/مارچ کو صبح ۸:۳۰ بجے کورس شروع ہوکر دن ۱۲ بجے تک جاری رہا، پھر وقفہ برائے طعام ونماز ظہر اور ظہر کی نماز سے عصر تک کورس جاری رہا۔ دوسرے دن ۲۴/مارچ بروز جمعہ ۸:۳۰ پر کلاس شروع ہوئی اور ۱۱:۳۰ پر نماز جمعہ اور کھانے کا وقفہ ہوا، پھر جمعہ کے بعد عصر تک کلاس جاری رہی اور عصر کی اذان کے وقت اختتامی دعا کے ساتھ روحانی وعلمی تربیتی

ناموسِ رسالت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے: افسران حیدرآباد

حیدرآباد..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا توصیف احمد، سنی رابطہ کونسل حیدرآباد ڈویژن کے محمد فاروق آزاد نے حیدرآباد میں گستاخ رسول کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے پر افسران حیدرآباد خصوصاً ایس ایس پی محمد عرفان بلوچ، ایس پی عابد علی بلوچ، ڈی ایس پی محمد ایوب بروہی، ایس ایچ او مارکیٹ منیر عباسی، ایس ایچ او گجی پیر افتخار احمد خانزادہ اور تمام حساس اداروں کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ مذکورہ بالا افسران کا بروقت کاروائی کرنا عشق رسول کا واضح ثبوت ہے۔ ختم نبوت کے وفد نے افسران اور مدعی کیس مولانا محمد دانش قریشی وگواہ مولانا محمد امیر زمان سے ملاقات کرکے کیس کی صورتحال کا جائزہ لیا اور مثبت پیش رفت پر انہیں خراج تحسین پیش کیا، افسران نے وفد کو اطمینان دلاتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے اور حیدرآباد میں مذہبی فسادات کو روکنے میں ہراول دستہ کا کردار ادا کریں گے۔ ایس ایس پی عرفان بلوچ نے کہا کہ علماء کرام کے ساتھ مل کر گستاخان رسول کو بے نقاب کریں گے اور عبرتناک سزا دیں گے۔

نشست اختتام پذیر ہوئی۔

اس کورس میں شرکت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین نے وقت نکال کر تربیتی کورس کو کامیابی سے ہمکنار کیا، چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جناب نگر کے شعبۂ تخصص کے نگران، مناظر اسلام حضرت مولانا رضوان عزیز مدظلہ کورس پڑھانے کے لئے بروز بدھ مانسہرہ تشریف لائے۔ بدھ کی شام بعد نماز مغرب مدرسہ معہد القرآن الکریم جو کہ استاذ القرأ حضرت قاری فضل ربی کا لگایا ہوا علمی باغ ہے، اس میں مغرب کی نماز کے بعد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ حضرت مولانا مفتی وقارالحق عثمان صاحب مدظلہ کی زیرصدارت تربیتی نشست کا باقاعدہ آغاز ہوا، جس میں علاقہ بھر کے نوجوان وعوام الناس کے علاوہ کثیر تعداد میں مانسہرہ شہر کے علماء نے شرکت کی۔ مولانا رضوان عزیز صاحب نے انتہائی دلنشین انداز میں انگریزوں کے برصغیر میں فتنہ قادیانیت کو کھڑا کرنے، پھر اس کی پشت پناہی کے عمل کی وضاحت کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی کے گمراہ کن عقائد پر سیر حاصل بحث کی، یہ نشست رات گئے تک جاری رہی۔

دوسرے دن صبح ۸:۳۰ پر جناب مولانا رضوان عزیز صاحب نے جامع مسجد خضریٰ داتہ چوک میں مفتی وقارالحق صاحب کی زیرصدارت باقاعدہ دوروزہ کورس کا افتتاح کیا اور پروجیکٹر کے ذریعہ اسکرین پر حوالہ جات دکھا کر باقاعدہ تین گھنٹے سبق پڑھایا۔ حاضرین نے انتہائی دلچسپی اور توجہ کے ساتھ حوالے نوٹ کرکے ان کی معروضات سے استفادہ کیا، پہلی نشست تقریباً ۱۲ بجے ختم ہوئی۔ ظہر کی نماز کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم تبلیغ اور مناظر اسلام حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب نے دوسری نشست میں مرزا قادیانی کے جھوٹے دعوؤں اور سچے نبیوں کے خصائص و صفات پر سیر حاصل گفتگو کی۔

دوسرے دن بروز جمعہ ۸:۳۰ بجے مبلغ ختم نبوت اسلام آباد حضرت مولانا محمد طیب صاحب نے ’’عقیدۂ ختم نبوت قرآن وحدیث کے دلائل سے‘‘ پڑھایا اور پھر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حیات ونزول مسیح کے عقیدہ کو نقلی وعقلی دلائل سے بصیرت افروز لیکچر کے ذریعے حاضرین کے دل و دماغ میں بٹھایا۔

نماز جمعہ کا خطبہ حضرت مولانا رضوان عزیز نے ارشاد فرمایا اور اپنے خطاب میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جملہ انبیاء پر فضیلت پر انتہائی خوبصورت گفتگو فرمائی۔ نماز کے بعد بذریعہ پروجیکٹر حضرت مولانا رضوان عزیز صاحب کا تقریباً ۳ گھنٹے پر مشتمل اہم اختتامی لیکچر ہوا، جس میں عوام الناس کے علاوہ علماء کرام کی بھی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ عصر کی اذان سے قبل یہ علمی اور تربیتی نشست انہی کی پُرسوز دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ شرکاء کو کماحقہ اجر سے نوازے اور مبلغین حضرات کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور اس سعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

کسی بھی فرد کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی: مولانا محمد حنیف جالندھری

طالب علم مشال خان کا قتل قابل مذمت ہے، پروپیگنڈے کے باوجود مدارس پر عوامی اعتماد بڑھ رہا ہے

رواں سال داخلوں میں ۲۳ ہزار کا اضافہ ہوا، جامعہ بنوری ٹاؤن میں وفاق المدارس کے شعبہ بنات سے متعلق اجلاس سے خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر) وفاق المدارس العربیہ کے جنرل سیکریٹری مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا ہے کہ مشال قتل کی مذمت کرتے ہیں، کسی بھی فرد کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈے کے باوجود ہر سال طلباو طالبات کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے جو دینی مدارس پر عوامی اعتماد کا مظہر ہے۔ اس سال ۷۰ ہزار سے زائد طلبا و طالبات نے قرآن مجید کو حفظ کیا ہے جو ایک ریکارڈ ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں منعقدہ وفاق المدارس کے شعبہ بنات سے متعلق اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر مرکزی نائب صدر مولانا انوارالحق، مولانا امداداللہ یوسف زئی، کراچی کے مسئول مولانا عبدالرزاق سمیت تمام سینٹرز کے نگران اعلیٰ بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس کے خلاف ایک عرصے سے پروپیگنڈا کیا جارہا ہے مگر اس کے باوجود الحمدللہ! دینی مدارس پر عوامی اعتماد میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے، جس کا واضح ثبوت دینی مدارس میں ہر سال طلبا کی تعداد میں اضافہ ہے۔ اس سال بھی وفاق المدارس کو امتحانات کے لئے موصولہ داخلوں میں ۲۳ ہزار سے زائد کا اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مردان یونیورسٹی کا واقعہ قابل مذمت ہے، کسی بھی فرد کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ (روزنامہ اسلام کراچی، ۱۷ اپریل ۲۰۱۷ء)

معتمد اور غیر معتمد تفاسیر

آج کل جدیدیت کا دور ہے، عصری اداروں کا پروردہ ہر چیز میں جدت کا متقاضی ہے، اس چیز کو دیکھتے ہوئے کئی ایک ملحدین اور متجددین نے تفسیر بالرائے کو اپنا وطیرہ بنایا اور وہ تفسیریں عصری علوم کے حاملین وطالبین کے نظر میں پسندیدگی کی سند لینے لگی، جس سے سادہ لوح مسلمان بھی ان کے دام تزویر میں آنے لگے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مولانا فضل محمد صاحب (استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی) نے ان تمام ملحدین اور متجددین کی تفسیروں کو سامنے رکھ کر قرآن وسنت کی نصوص، صحابہ کرامؓ کے اقوال اور ائمہ مجتہدین کی تصریحات کی روشنی میں ان کے ابطال اور ان کی تفسیر بالرائے کے نقصانات کو واضح فرمایا۔ چونکہ یہ مضمون اپنے موضوع کی بناء پر طویل ہوگیا تو انہوں نے اس کا نام ''معتمد اور غیر معتمد تفاسیر'' رکھ کر اسے کتابی شکل میں شائع کردیا۔ افادۂ عام کی غرض سے اس مضمون کو قسط وار ہفت روزہ ''ختم نبوت'' میں شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

(۱۳) **حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ**

چنانچہ چوہدری غلام احمد پرویز کی تحریفات کی کچھ جھلکیاں ملاحظہ کریں۔

غلام احمد پرویز کے نزدیک دوزخ کی آگ کا مفہوم

چوہدری غلام احمد پرویز کی خرافات بہت ہیں ان خرافات کا مرکزی نقطہ جس سے ساری خرافات پیدا ہوئی ہیں وہ پرویز صاحب کا یہ عقیدہ ہے کہ عالم آخرت اور اخروی زندگی حسی اور مادی حقیقت نہیں ہے بلکہ یہ ایک تصوراتی ذہنی خیالی تشبیہاتی اور تمثیلاتی تصور اور خیال ہے اس عقیدہ کے نتیجے میں پرویز صاحب نے آخرت کی دسیوں چیزوں کا وہ تصور مسترد کردیا ہے جس کا تذکرہ قرآن وحدیث میں موجود ہے اس غلط نظریہ کی وجہ سے عالم آخرت سے متعلق سینکڑوں قرآنی آیات اور ہزاروں احادیث کا انکار لازم آتا ہے چنانچہ پرویز صاحب دوزخ کی آگ کے بارے میں قرآن کی آیت ﴿فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ (سورۃ بقرہ: آیت:۲۴) کے تحت لکھتے ہیں: ''اَلنَّار'' سے حسد کی آگ مراد ہے دشمنی اور غصہ کی آگ مراد ہے اور انتقام کی آگ مراد ہے۔ (مطالب الفرقان ص:۳۲۶)

''جَهَنَّم'' زمانہ قدیم میں یروشلم کے جنوب میں ایک وادی تھی جس میں ''مولوک'' دیوتا کا مندر تھا وہاں انسانوں کو زندہ جلا کر اس دیوتا کے حضور قربانی پیش کی جاتی تھی عبرانی زبان میں وادی کو جی کہتے ہیں اور جس شخص کی طرف وہ وادی منسوب تھی اس کا نام ہنوم تھا اس بناء پر اس وادی کو جس میں انسانوں کو جلا کر قربان کیا جاتا تھا جی ہنوم یا جہنم کہا جاتا تھا اخروی زندگی کی ماہیت اور نوعیت کا سمجھ لینا ہمارے شعور کی موجودہ سطح کے لیے ممکن ہی نہیں اتنی بات بہرحال واضح ہے کہ جہنم کسی گڑھے کا نام نہیں جس میں آگ جلائی گئی ہو یہ قلب سوزاں کی کیفیت کا نام ہے۔

(مطالب الفرقان مؤلفہ پرویز ص:۳۲۷)

''النَّاس'' سے واضح ہے کہ اس سے مراد عوام ہیں یعنی وہ لوگ جو مذہبی پیشواؤں اور قومی لیڈروں اور حکمرانوں کے پیچھے چلتے ہیں۔

''الحِجَارَة'' آیت میں یہ کہا گیا ہے کہ اس جہنم کا ایندھن الناس والحجارۃ ہونگے۔ اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے انسان اور پتھر اور پتھروں سے مراد لی جاتی ہے وہ بت جن کی لوگ پرستش کرتے ہیں یہ مفہوم بالبداہت غلط ہے الحجارۃ کا مادہ حجر ہے جس کا بنیادی معنی روکنا اور منع کرنا ہے اس اعتبار سے حجر ایسے آدمی کو کہتے ہیں جو بہت ہوشیار اور چالاک ہو قرآن کریم نے ایسے لوگوں کو ''ذی حجر'' کہا ہے یعنی ارباب دانش وبینش جو بڑے چالاک اور ہوشیار ہوں یہی لوگ ہیں جو مذہبی پیشوا قومی لیڈر اور ارباب اقتدار بن کر خدا کی طرف جانے والے راستوں میں روک بن کر کھڑے ہوجاتے ہیں بنا بریں ''وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ'' کے معنی ہوں گے عوام اور ان کے لیڈر۔

(مطالب الفرقان مؤلفہ پرویز ص:۳۲۸، ۳۲۹)

''اَلْجَنَّة'' جنت کے معنی باغ کے ہیں قرآن کریم میں ایمان اور اعمال صالحہ کا نتیجہ اس دنیا کی جنت بھی بتایا گیا ہے اور اخروی زندگی کی جنت بھی، ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ اخروی زندگی اور اس کی کیفیات کی کنہ اور حقیقت کو ہم اپنے شعور کی موجودہ سطح پر نہیں سمجھ سکتے ہیں اسی لیے قرآن کریم نے اس کو تمثیلات اور تشبیہات کے پیکروں میں پیش کیا ہے اس لیے ان الفاظ کے وہ معنی نہیں لینے چاہیے جن معانی میں ہم انہیں اپنی محسوس دنیا میں استعمال کرتے ہیں قرآن نے یہ بتانے کے لیے کہ جنت کسی مقام کا نام نہیں ہے کہا ہے کہ جَنَّةٌ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ (مطالب الفرقان ص:۳۳۲، ۳۳۳)

جنت میں ازواج:

اس عنوان کے تحت چوہدری غلام احمد خان پرویز نے لکھا ہے کہ جنت اخروی تو کوئی محسوس اور مادی چیز نہیں ہے اور نہ اس کا کوئی مقام ہے تو وہاں ازواج سے مراد ''ہم آہنگ ہم پیالہ، وہم نوالہ رفقاء'' ہونگے اس میں مرد وعورتیں سب شامل ہونگے لیکن

وہاں میاں بیوی کے تعلقات اور جنسی خواہشات کی تکمیل کا کوئی تصور نہیں ہوگا کیونکہ وہاں کوئی مادی چیز نہیں ہوگی صرف کیفیات ہونگی۔

جنت میں حور:

غلام احمد پرویز نے جنت کی حوروں کا بھی انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حور سے مراد موٹی آنکھوں والا انسان ہوتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت ہو تو یہ موٹی موٹی آنکھوں والے مرد اور عورتیں اخروی جنت میں ساتھ ساتھ ہونگے آپس میں رفقاء ہونگے اس کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔ (مطالب الفرقان ص:۳۲۸، ۳۲۹)

البتہ غلام احمد پرویز دنیوی جنت کا تصور پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اعمال صالح کرتے ہیں ان کو اسی دنیا میں حسی مادی جنت ملے گی جس میں باغات اور نہریں ہوں گی اس نظریہ کے پیش نظر غلام احمد پرویز نے دسیوں آیات اور سینکڑوں احادیث کا انکار کیا ہے۔

غلام احمد پرویز سرسید احمد خان کی تعریف میں یوں لکھتے ہیں:

"سرسید نے صدیوں کے جمود کی سلوں کو توڑا اور آنے والوں کے لیے فکر و تدبر کا راستہ صاف کیا اس کا یہ کارنامہ اتنا بڑا ہے کہ اس کے بعد آنے والے قرآنی فکر میں کتنا ہی کیوں نہ آگے بڑھ جائیں اس "سابق اول" کے احسان سے سبکدوش نہیں ہوسکتے۔" (بحوالہ برصغیر میں قرآن فہمی کا تنقیدی جائزہ ص:۶۹۳)

تصور نماز اور پرویز:

کہتے ہیں قیام صلوۃ سے مرسوم عبادت مراد نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسانی معاشرہ کو اطاعت الٰہی کے لئے منظم کرنا۔ (مذکورہ کتاب ص:۶۹۶)

معجزات کا انکار:

پرویز لکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی معجزہ نہیں دیا گیا، قرآن کریم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حسی معجزہ ثابت نہیں ہوتا۔ (مذکورہ کتاب ص:۶۹۸)

مرکز ملت:

پرویز نے اسلم جیراج پوری کا تصور مرکز ملت کو قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ اختیارات اور اس کی تشریح مرکز ملت کے سپرد کر دیئے ہیں۔ (مذکورہ کتاب ص:۶۹۹)

پرویز نے قرآن عظیم کی تمام مروجہ اصطلاحات کو نئے معانی و مفاہیم کا جامہ پہنایا مثلاً، خدا، عبادت، اسلام، ملائکہ، جنات، زکوۃ، روزہ، حج، قیامت، دوزخ، آخرت، ایمان بالغیب کا مروجہ مفہوم ہی یکسر بدل ڈالا پرویز کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام کا کوئی وجود نہیں ہے اور نہ وہ انسان اول ہے۔ ملائکہ بشمول جبریل امین سب کائنات کی بے جان قوتیں ہیں جنت و جہنم کا حقیقی وجود نہیں ہے۔ پرویز حشر اجساد اور قیامت کے دن کو نہیں مانتا پانچ ارکان اسلام نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کو اپنے حقیقی معنوں میں نہیں مانتا اسی طرح اسلامی نظام کو ہر زمانے میں ناقابل نفاذ سمجھتا ہے۔

ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ بن باپ پیدا نہیں ہوئے تھے بلکہ حضرت مریم کی ایک مرد سے شادی ہوگئی تھی وہ معراج کا مطلقاً انکار کرتا ہے۔ (مذکورہ کتاب ص:۶۹۹، ۷۰۰)

عرش کا انکار:

پرویز صاحب عرش کے متعلق لکھتے ہیں عرش کا معنی چھت یا کسی بلند عمارت کے ہیں بادشاہوں کے تخت کو بھی عرش یا کرسی کہا جاتا ہے لیکن جب یہ لفظ اللہ تعالی کی طرف منسوب ہوگا تو اس کے معنی کسی تخت کے نہیں بلکہ خود حکومت و تمکن کے ہونگے یعنی اللہ تعالی کے وہ اقتدار و اختیار جس سے نظام کائنات قائم ہے یہی معنی استوی علی العرش کے ہیں۔

(معارف القرآن مؤلفہ پرویز ص:۴۸۷)

تبصرہ:

انہیں کفریہ عقائد کی بنیاد پر علمائے کرام نے متفقہ طور پر غلام احمد پرویز کو دائرہ اسلام سے خارج مانا ہے علماء دیوبند بریلوی اور علماء اہل حدیث کا اس میں مکمل طور پر اتفاق ہے لہذا دور حاضر کے مسلمانوں مرد و خواتین اور خاص کر جوانوں سے میں گزارش کرتا ہوں کہ چوہدری غلام احمد خان پرویز کی کتابوں کے قریب بھی نہ جائیں۔ اور اپنے ایمان و عقائد کی حفاظت کریں۔

غلام احمد پرویز مزید لکھتے ہیں کہ قرآن میں جہاں جہاں اللہ اور رسول اللہ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد امام وقت یعنی مرکز ملت کی اطاعت ہے (کتاب مذکور ص:۷۰۴) قرآن کریم میں بجز چند تفصیلی احکام دین کے اصول بیان ہوئے ہیں ان اصولوں کی روشنی میں ہر زمانے کے مسلمانوں کا اجتماعی نظام (امام وقت) اپنے زمانے کے تقاضوں کے مطابق جزوی احکام خود مرتب کریگا احکام کا نام شریعت ہے۔ (مذکورہ کتاب ص:۷۰۴)

قرآن نے زکوۃ کا حکم دے کر اس کی شرح و قیود کو غیر متعین چھوڑ دیا ہے تاکہ ہر زمانہ کی اسلامی حکومت اپنی ضروریات کے مطابق اسے خود متعین کرتی رہے (مذکورہ کتاب ص:۷۰۴)

صراط مستقیم پر چلنے کا نام نماز ہے یعنی نشو و نما دینے والے کے قانون ربوبیت کے پیچھے پیچھے چلو (یہی نماز ہے) گھوڑ دوڑ میں پہلے نمبر پر رہنے والے گھوڑے کے عین پیچھے پیچھے چلنے والا المصلی (نمازی) ہے اسی طرح قانون ربوبیت کے پیچھے چلنے والا نمازی ہے (کسی نماز کی ضرورت نہیں ہے) سجدہ سے مراد قانون خداوندی کی اطاعت ہے (سجدہ کی ضرورت نہیں) رکوع کے معنی قانون خداوندی کے سامنے جھک جانا ہے۔ (نماز کے رکوع و سجدہ کی ضرورت نہیں)

حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں قرآن کا اعلان ہے "وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً" یعنی پرندے حضرت داؤد کی مجلس ذکر میں حاضر ہوتے تھے پرویز کہتا ہے کہ طیر سے قبیلہ طیر کے منتشر افراد مراد ہیں۔ (مذکورہ کتاب ص:۷۰۱) (جاری ہے)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی ودعوتی اسفار

لکی مروت کا تبلیغی دورہ: (مولانا ابراہیم ادہمی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ضلع لکی مروت کے ایک روزہ دورہ پر ۱۶؍مارچ کو تشریف لے آئے جہاں گنڈی موڑ پر مجلس سرائے نورنگ کے راہنماؤں مولانا عبدالرحیم اور حاجی محمد عمر نے آپ کو خوش آمدید کہا۔

جامعہ حلیمیہ درہ پیزو میں: جامعہ حلیمیہ کا سنگ بنیاد مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ نے ۱۹۷۲ء میں رکھا۔ مولانا محمد محسن شاہ شہید مہتمم قرار پائے۔ مولانا محمد محسن شاہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، مولانا مفتی محمد فریدؒ اور مولانا سید شیر علی شاہؒ، مولانا حسن جان شہیدؒ کے مایہ ناز شاگردوں میں سے تھے۔ آپ کے اخلاص کی برکت سے دیکھتے ہی دیکھتے مدرسہ حلیمیہ جوان کے جد امجد مولانا عبدالحلیم شاہ کے نام پر رکھا گیا۔ جامعہ کی شکل اختیار کر گیا، جہاں بارہ سو سے زائد طلبا، ۲۲ اساتذہ کی نگرانی میں زیور تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہو رہے ہیں۔ مولانا محمد محسن شاہ جرأت مند اور بہادر عالم دین تھے، اگرچہ ان کے علاقہ میں قادیانیت کے جراثیم نہ تھے، بایں ہمہ انہوں نے ۱۹۷۴ء کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء تک انہوں نے جلسے اور جلوس، مظاہروں سے ماحول کو گرم رکھا۔ نیز ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں انتہا کی سرگرمی کے ساتھ شریک رہے۔ ۲۱؍جمادی الاخریٰ ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۳؍مئی ۲۰۱۲ء ساٹھ سال کی عمر میں تھے کہ کسی بدبخت نے انہیں ان کے گھر میں فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اس وقت جامعہ کا اہتمام ان کے فرزند ارجمند چلا رہے ہیں جبکہ شیخ الحدیث مولانا محمد انور مدظلہ ہیں۔ عمارات کچی اور نیم پکی ہیں۔ ناظم کا کمرہ کچی دیواروں سے بنا ہوا ہے۔ مولانا شجاع آبادی مدظلہ کے حکم پر مولانا عبدالرحیم نے مدرسہ کی انتظامیہ سے وقت لیا، چنانچہ بارہ سے پونے ایک تک مولانا شجاع آبادی نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور مہتمم جامعہ کی سرکردگی میں پون گھنٹہ بیان کیا اور ۶۰ طلبا نے چناب نگر کورس میں شرکت کا ارادہ کیا۔

جامعہ عربیہ صدیقیہ متورہ: جامعہ حلیمیہ سے فارغ ہو کر جامعہ عربیہ صدیقیہ متورہ میں تشریف آوری ہوئی۔ جامعہ عربیہ صدیقیہ کا سنگ بنیاد قائد تحریک ختم نبوت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ نے رکھا۔ جامعہ بارہ کنال پر مشتمل ہے۔ پشاور بنوں مین روڈ پر واقع ہے۔ مولانا حافظ عبدالمتین مدظلہ جامعہ کا نظم ونسق سنبھالے ہوئے ہیں ۳۵۰ طلبا، ۱۴ اساتذہ کرام کی نگرانی میں قرآن و سنت کے علوم سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ وسیع و عریض مسجد ۷۵ فٹ لمبائی، ۵۴ فٹ چوڑائی تہہ خانہ (بیسمنٹ) کی چھت ڈالی جا چکی ہے، پہلی منزل اصحاب خیر کی ہمت کی منتظر ہے۔ وفد ختم نبوت نے ظہر کی نماز جامعہ صدیقیہ میں ادا کیا، جمعرات ہونے کی وجہ سے زیادہ تر طلبا چھٹی پر چلے گئے جو موجود تھے، ان میں مولانا شجاع آبادی نے ترغیبی بیان کیا اور انہیں چناب نگر کورس میں شرکت کی دعوت دی۔

جامع مسجد لاری اڈا بنوں: عصر کی نماز کے بعد مولانا عبدالحمید کی دعوت پر مختصر بیان کیا۔

تعزیت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی ناظم مالیات مولانا ابراہیم ادہمی کی خوشدامن صاحبہ گزشتہ دنوں میں انتقال فرما گئیں۔ مجلس کے ضلعی راہنما مولانا مفتی ضیاء اللہ کے جواں سال چچازاد بھائی ۲۵ سال کی عمر میں اندھی گولی کا شکار ہو کر قتل ہو گئے۔ موصوف نے مدرسہ تحسین القرآن نوشہرہ صدر سے قرآن پاک حفظ با تجوید کیا۔ ویگن اسٹینڈ پر جا رہے تھے کہ اچانک انہیں گولی لگی اور وہ جان بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ پاک مرحومہ اور مرحوم کی کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ نیز میڈیا سینٹر میں معروف صحافی جناب ولید خان مروت کی والدہ محترمہ کی وفات پر ان سے تعزیت کا اظہار کیا اور مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

۱۸؍مارچ صبح ۹ بجے جامعہ محمودیہ کوٹ خان سردار کے طلبا و اساتذہ سے خطاب کیا۔ مولانا گل رحمان مہتمم مدرسہ نے وفد ختم نبوت کا خیر مقدم کیا۔ ساڑھے نو بجے مدرسہ دارالہدیٰ لکی روڈ سرائے نورنگ میں بھی خطاب کیا۔ مولانا عبدا لصبور نقشبندی مہتمم مدرسہ ہذا کی نیابت میں مفتی ضیاء اللہ نے وفد کو خوش آمدید کہا اور روانگی کے وقت شکریہ ادا کیا۔ جامعہ عالیہ تعلیم الاسلام میں سوا دس بجے سے پونے گیارہ بجے بیان ہوا۔ نیز میڈیا سینٹر میں جناب ناصر حسین اور حافظ خورشید عالم نے مولانا شجاع آبادی سے خصوصی انٹرویو لیا۔

مولانا شجاع آبادی بنوں کے دورہ پر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی بنوں کے تبلیغی دورہ پر تشریف لائے آپ کا جماعتی رفقاء مولانا مفتی عظمت اللہ، مولانا حبیب اللہ، مولانا سلمان القاری اور سید ظہیر احمد نے خیر مقدم کیا۔ سید ظہیر احمد ایڈووکیٹ دبنگ قسم کے

وکیل ہیں، انہوں نے بتلایا کہ ایک مرتبہ عاصمہ جہانگیر ایڈووکیٹ بنوں کے دورہ پر آئی، جہاں اس نے بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرنا تھا۔ اس کے ساتھ انسانی حقوق کے نام نہاد چیمپئن افراسیاب خاں بھی تھے، جب موصوفہ آئی اور بار کے دفتر میں بیٹھی اور اس کے کٹے بال، چست لباس اور مغربی طرز کی بود و باش۔ میں نے کہا کہ تم لوگوں میں عاصمہ جہانگیر کون ہیں تو اس نے کہا کہ میں ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ خواتین کے حقوق کی پاسبان ہیں، جب کہ آپ کی شکل تو خواتین والی ہے نہیں تو خواتین کے حقوق کی چیمپئن کیسے بن سکتی ہیں "فبھت الذی کفر" کا مصداق اس کا ایک رنگ آئے ایک جائے۔ یہ کہہ کر سید ظہیر احمد ایڈووکیٹ نے تقریب کا بائیکاٹ کر دیا۔

خطبہ جمعہ: مرکزی جامع مسجد ٹانچی بازار میں دیا۔ ٹانچی پشتو زبان میں پانی والی ٹینکی کو کہتے ہیں۔ مسجد کے شمال مغرب میں پانی کی ٹینکی ہے، جو آج سے تقریباً چار سو سال پہلے انگریزوں نے لوہے کی چادروں سے بنائی، جس میں پانی کی صفائی اور فلٹرنگ کا سسٹم بھی موجود ہے۔ تاریخی چیز ہے، جامع مسجد کے بانی مولانا جاذب تھے، اب ان کے فرزند ارجمند مولانا ضیاء الرحمٰن ہیں جو دار العلوم کراچی کے فاضل اور خوبصورت آواز والے قاری و مقرری ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کے امیر مولانا مفتی عظمت اللہ نوجوان، متحرک اور فعال عالم دین ہیں، جن کی کوشش و کاوش سے مجلس یونین کونسل کی سطح تک معرض وجود میں آچکی ہے۔ انہوں نے خطیب محترم سے فرما کر راقم کے جمعہ کا انتظام کیا، تین منزلہ مسجد ہے۔ تمام منزلیں نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ مولانا شجاع آبادی نے "ختم نبوت اور عظمت رسالت، اور اہانت رسول کی سزا قرآن و سنت اور اجماع امت کی روشنی میں" کے عنوان سے خطاب کیا۔

قاری محمد عبداللہ سے ملاقات: جمعیت علماء اسلام کے ممتاز راہنما سابق سینیٹر مولانا قاری محمد عبداللہ وسیع المطالعہ انسان ہیں اور اللہ پاک نے ذہانت سے بھی سرفراز فرمایا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگوں سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ بزرگوں کی نسبت سے خوردوں کے ساتھ خوب محبت فرماتے ہیں۔ ان سے ملاقات کئے بغیر دورہ نامکمل سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر حضرت قاری صاحب کے دولت خانہ پر حاضری دی، جماعتی کارگزاری سن کر دعاؤں سے نوازا۔

ملک احسان اللہ سے ملاقات: ملک احسان اللہ تحصیل بنوں کے تحصیل ناظم ہیں، ملک نقیب اللہ سابق صوبائی وزیر ہیں۔ اہل علم سے محبت فرماتے ہیں، ان کے والد محترم تقریباً ۶۰ سال کی عمر میں گزشتہ دنوں انتقال فرماگئے۔ مولانا مفتی عظمت اللہ کی رفاقت میں موصوف سے تعزیت کی۔ مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

مدرسہ معراج العلوم میں حاضری: مدرسہ معراج العلوم صوبہ خیبر پختونخواہ کے معروف عالم دین مولانا صدر الشہیدؒ نے اپنے استاذ محترم مولانا عجب نور عرف طور ملا کی سرپرستی میں قائم کیا۔ حضرت مولانا ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں ایم این اے منتخب ہوئے۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کی تشکیل میں موثر کردار ادا کیا (آپ کے متعلق تفصیلی مضمون آچکا ہے) آج کل مدرسہ کا اہتمام آپ کے فرزند ارجمند مولانا حفیظ الرحمٰن مدنی سنبھالے ہوئے ہیں، موصوف سے ملاقات ہوئی۔ ان تمام پروگراموں میں ضلعی امیر مولانا مفتی عظمت اللہ پیش پیش رہے اور آپ کے رفقاء مولانا حسیب اللہ بھی ساتھ ساتھ رہے۔

بھکر میں مدرسہ عزیز العلوم کی کانفرنس: ۱۸/ مارچ مدرسہ حنفیہ عزیز العلوم بھکر کی سالانہ کانفرنس ختم نبوت کے عنوان سے تھی۔ مدرسہ کے مہتمم مولانا مفتی حفیظ اللہؒ دار العلوم کبیر والا کے فاضل اور ہمارے استاذ جی حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے مایہ ناز شاگردوں میں سے تھے۔ استاذ جی کے علاوہ حضرت مولانا منظور الحق، حضرت مولانا ظہور الحق، حضرت مولانا مفتی علی محمدؒ، حضرت مولانا مفتی عبدالقادر سمیت دار العلوم کے اساتذہ کرام سے علوم و معارف حاصل کئے۔ فراغت کے بعد بھکر میں مدرسہ حنفیہ عزیز العلوم کے نام سے مدرسہ قائم کیا، اصلاحی تعلق حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی دامت برکاتہم سے تھا بلکہ حضرت پیر صاحب نے انہیں خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے امیر تھے، کچھ ماہ پہلے ۹/ مارچ کی تاریخ علماء کرام سے ختم نبوت کانفرنس کے لئے متعین کرائی تھی، بعد میں یہ پروگرام ۹/ مارچ کے بجائے ۱۸/ مارچ کو ہونا قرار پایا۔ اس سے پہلے ہی ۲/ فروری بروز جمعرات دار البقا کی طرف روانہ ہوگئے۔ ان کے پسماندگان نے وہی تاریخ، وہی نام برقرار رکھا، چنانچہ ۱۸/ مارچ کو کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں ان کے پیر و مرشد مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ، مصنف کتب کثیرہ مولانا عبدالقیوم حقانی، نبیرہ حضرت تونسویؒ مولانا عبدالحمید تونسوی، مولانا حمزہ لقمان اور دیگر علماء کرام نے خطاب فرمایا۔ راقم نے مولانا مفتی حفیظ اللہؒ کے ساتھ ساتھ یادگار اسلاف مولانا محمد عبداللہ سرپرست جمعیت علماء اسلام پاکستان، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد علی صدیقیؒ کی شاندار خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا اور مذکورہ بالا شخصیات کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑیں۔ رات کا قیام و آرام قاری حمید احمد کے مدرسہ فرقانیہ میں رہا اور صبح کا درس بھی مسجد فرقانیہ میں دیا اور فیصل آباد کے لئے روانہ ہوگئے۔

فیصل آباد کے مدارس میں مولانا شجاع آبادی کے بیانات

فیصل آباد (مولانا عبدالرشید غازی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما، استاذ المبلغین مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دو روزہ دورہ پر ۱۹، ۲۰ مارچ کو فیصل آباد تشریف لے آئے۔

علماء کنونشن میں شرکت: جمعیت علماء اسلام کے زیراہتمام جامعہ امدادیہ میں عظیم الشان علماء کنونشن ۱۹ مارچ ۱۱ بجے صبح منعقد ہوا، جس میں مختلف جماعتوں کے نمائندوں نے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن کی جامعہ امدادیہ میں تشریف آوری کا خیرمقدم کیا۔ مولانا فضل الرحمن نے پارلیمنٹ میں جمعیت علماء اسلام کے کردار پر تفصیلی روشنی ڈالی اور علماء کرام پر زور دیا کہ وہ اپنے آپ کو مساجد، مدارس اور حجروں تک محدود نہ کریں بلکہ عوام کے دکھ، سکھ میں شریک ہوکر ان کی خدمت کو اپنی زندگی کا معمول بنائیں نیز انہوں نے سیاست کا معنی، مفہوم اور دین میں سیاست کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ مجلس کی نمائندگی امیر شہر پیر طریقت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم، مولانا سید خبیب احمد شاہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور راقم عبدالرشید غازی نے کی۔

جامعہ محمدیہ میں طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اسی روز عصر کی نماز کے بعد جامعہ محمدیہ ستیانہ روڈ میں طلبا اور اساتذہ کرام سے خطاب فرمایا اور انہیں ختم نبوت کورس چناب نگر منعقدہ ۳ رشعبان تا ۲۲ رشعبان ۱۴۳۸ھ میں شرکت کی دعوت دی۔ ۲۵، ۳۰ طلبا نے شرکت کے لئے اپنے نام لکھوائے۔ جامعہ محمدیہ کے بانی مولانا عبدالرزاق ہمارے استاذ محترم شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد نوراللہ مرقدہ کے تلمیذ رشید ہیں۔ جامعہ محمدیہ فیصل آباد کے ان جامعات میں سے ہے جہاں دورہ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں۔

جامعہ مدینۃ العلم میں: جامعہ مدینۃ العلوم فیصل آباد کے اہم مدارس میں سے ہے، جہاں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں۔ جامعہ کے بانی مولانا قاری محمد الیاس مدظلہ ہیں، جو اس وقت امریکا کی کسی ریاست میں جامعہ مدینۃ العلم کے نام سے مدرسہ قائم کئے ہوئے ہیں۔ جامعہ مدینۃ العلم ان کے فرزند ارجمند مولانا محمد نواس سلمہ چلا رہے ہیں۔ قاری محمد الیاس مدظلہ کے بڑے بھائی جناب محمد طاہر لدھیانویؒ ایک عرصہ تک جامعہ کے ناظم رہے (جن کے متعلق علیحدہ مضمون استاذ محترم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ نے تحریر فرمایا ہے)۔ جامعہ میں ساڑھے گیارہ سے بارہ بجے تک استاذ محترم نے بیان فرمایا، جس میں جامعہ کے اساتذہ اور طلبا نے شرکت کی۔ کورس چناب نگر کی دعوت دی گئی۔

جامعہ دارالقرآن میں خطاب: ظہر کی نماز کے بعد استاذ محترم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامعہ دارالقرآن کے دارالحدیث میں درجۂ کتب کے طلبا سے خطاب فرمایا۔ دارالقرآن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن، امام القراءؒ حضرت مولانا قاری رحیم بخش پانی پتیؒ کے فرزند نسبتی اور ہزاروں حفاظ کے استاذ محترم مولانا قاری محمد یاسین مدظلہ نے قائم کیا، جہاں ہر سال سینکڑوں حفاظ فارغ ہوتے ہیں۔ جامعہ کی کئی شاخیں ہیں، ایک شاخ باغ والی مسجد مسلم ٹاؤن میں قائم ہے، جہاں حضرت صاحب گردان کرنے والے سینکڑوں طلبا کی خودنگرانی فرماتے ہیں۔ دارالقرآن کے شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام فرید مدظلہ ہمارے مرکزی نائب امیر حضرت اقدس حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ راقم نے ان سے درخواست کی کہ استاذ محترم مولانا شجاع آبادی صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں۔ کورس کے سلسلہ میں بیان فرمائیں گے، انہوں نے ۲۰ مارچ بعد نماز ظہر جامعہ میں بیان کی دعوت دی۔ استاذ محترم نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب فرمایا۔ طلبا نے چناب نگر کورس میں کثیر تعداد میں شرکت کا وعدہ کیا۔

بقیہ: ......علماء سے بیانیہ تبدیل کرنے کا مطالبہ

(Sovereignty) کے مالک عوام یا حاکم نہیں ہوں گے بلکہ حاکمیت صرف حق تعالیٰ شانہ کی ہوگی۔ ان الحکم الا للّٰہ۔

وزیراعظم سے درخواست ہے کہ وہ علماء کرام سے دین کا بیانیہ تبدیل کرنے کا مطالبہ کرنے کی بجائے اس پاکستان کی تکمیل کے لئے کام کریں، جس کا وعدہ مسلم لیگ کے بڑوں نے تحریک قیام پاکستان کے وقت برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں سے کیا تھا۔

اس تقریب میں وزیراعظم کے خطاب کے حوالے سے یہ ذکر بے جا نہ ہوگا کہ وزیراعظم کی تقریر کے دوران مذہبی درسگاہ کے طلبا ''ممتاز قادری شہید زندہ باد'' (جنہیں موجودہ حکومت نے ایک شاتم رسول کو کیفر کردار تک پہنچانے کے جرم میں پھانسی دی ہے) کے نعرے لگاتے رہے۔ مدرسہ کی انتظامیہ نے طلبا کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوسکی۔ حیرت انگیز اور افسوسناک امر یہ ہے کہ دوسرے روز ہر اخبار نے یہ شہ سرخی جمائی کہ: ''دین کے نام پر انتہاپسندی پھیلائی جارہی ہے'' مگر طلبا کے احتجاج اور نعروں کا ذکر کسی اخبار میں بھی نہ تھا۔ اس سے ہمارے ملک میں رائے اور صحافت کی آزادی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ میڈیا کی دلچسپی بھی انہی خبروں سے ہوتی ہے جن سے مذہب یا کسی مذہبی شخصیت کی سبکی ہوتی ہو۔ فالی اللّٰہ المشتکیٰ۔

شیخوپورہ کے مدارس میں بیان: (قاری ابوبکر) استاذ العلماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ نے فون پر فرمایا کہ شیخوپورہ کے جامعات میں چناب نگر کورس کی دعوت کے لئے پروگرام مرتب فرمائیں، تو راقم نے جامعہ فاروقیہ کے مہتمم مولانا محمد طاہر عالم جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر بھی ہیں، سے درخواست کی تو انہوں نے ۲۱ر مارچ ظہر کے بعد کا وقت عنایت فرمایا۔ جامعہ فاروقیہ کی استاذ العلماء مولانا محمد عالمؒ نے بنیاد رکھی آج ''اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء'' کا منظر پیش کر رہا ہے، دورہ حدیث شریف سمیت تمام درجات میں سینکڑوں طلبا زیر تعلیم ہیں۔ جامعہ کی جامع مسجد کی جدید تعمیر کا لنٹر ڈالا جاچکا ہے۔ وسیع و عریض مسجد، خوبصورت جدید عمارات مدرسہ جاذب نظر ہیں۔ مولانا شجاع آبادی صاحب نے جہاں طلبا کو چناب نگر کورس میں شرکت کی دعوت دی، وہاں جامعہ کے بانی مولانا محمد عالم، شاعر ختم نبوت سیّد امین گیلانیؒ اور مولانا عبدالہادیؒ جو مجلس کے امیر رہے اور جوانی میں انتقال فرمایا، انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ مولانا عبدالہادیؒ مشہور احراری ورکر مولانا محمد احمد میاں علی ڈوگراں کے فرزند ارجمند تھے۔ مولانا احمد سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے بے تکلف خدام سے تعلق رکھتے ہیں۔ مولانا شجاع آبادی مدظلہ نے ان سے متعلق ایک واقعہ سنایا۔ جو پیش خدمت ہے، مولانا محمد احمد میاں علی ڈوگراں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شاہ جیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے شاہ جیؒ سے ملتانی کھسہ کی بہت تعریف کی اور درخواست کی کہ کسی موچی کو بلاکر میرے پاؤں کی ناپ دلادیں، چنانچہ شاہ جیؒ نے ایک موچی کو بلوا کر ان کے پاؤں کی ناپ دلوائی۔ مولانا احمد نے کہا کہ شاہ جیؒ! اماں جی نے آپ کے لئے بھی تیار کیا ہوا تھا، آتے ہوئے ساتھ لانا یاد نہیں رہا۔ ان شاء اللہ! بھجوادوں گا، شاہ جیؒ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ جب جوتے تیار ہوگئے تو شاہ جیؒ نے موصوف کو خط لکھا:

''عزیزی مولوی محمد احمد

سلام مسنون! میرا بھی بھجوادیں، آپ کے لئے جوتے تیار ہیں۔ والسلام

عطاء اللہ بخاری۔''

مولانا محمد احمد اس واقعہ کو بہت مزے لے لے کر سنایا کرتے تھے۔ بہرحال جامعہ میں تقریباً پون گھنٹہ بیان ہوا۔

جامعہ توحیدیہ میں بیان: جامع مسجد توحیدیہ کی بنیاد سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے رکھی۔ اب مسجد و مدرسہ کا نظم قاری محمد رمضان زیدہ مجدہ کے ہاتھوں میں ہے۔ قاری محمد رمضان ایک منجھے ہوئے خطیب ہیں، جب سے انہوں نے مسجد میں مستقل خطابت کا سلسلہ شروع کیا۔ حاضرین اور نمازیوں کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ مسجد سے ملحق مدرسہ بھی ترقی کے منازل طے کررہا ہے۔ درجہ سادسہ تک طلبا زیر تعلیم ہیں۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ۲۱ر مارچ عصر کی نماز کے بعد بیس منٹ خطاب فرمایا، جس میں تحریک ختم نبوت میں شیخوپورہ کا کردار کے عنوان پر بیان کیا، نمازیوں اور طلبا کو ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کے لئے کردار ادا کرنے کی درخواست کی۔

مجلس کے رفقاء کے اجلاس میں شرکت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زعما اور عہدیداروں کا اجلاس قاری محمد الیاس کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ اجلاس میں قاری محمد رمضان، مولانا محمد اسلم نفیس، قاری محمد ابوبکر، سیّد تجمل شاہ، چوہدری حشمت نے شرکت کی۔ اجلاس میں رفقاء نے مولانا شجاع آبادی سے درخواست کی کہ شیخوپورہ کو مستقل مبلغ دیا جائے تاکہ ہمہ وقت کام ہوسکے۔ مولانا نے وعدہ فرمایا کہ ۳۰ر مارچ کی میٹنگ ملتان میں آپ کا مطالبہ رکھوں گا۔ ان شاء اللہ العزیز! آپ کو مستقل مبلغ دیا جائے گا اور دیگر کئی ایک معاملات زیر غور آئے اور قبیل مغرب مولانا شجاع آبادی لاہور روانہ ہوگئے۔ ☆☆☆

لاہور میں جلسہ سیرت وصورت مصطفیٰ

لاہور.... (سلمان قاری بنوں) رائے ونڈ کے ملحقہ اور مضافاتی علاقہ ''ل'' میں ۲۲ر مارچ بعد نماز عشاء سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وصورت کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے کی، جبکہ مہمان خصوصی جمعیت علماء اسلام ضلع لاہور کے امیر شیخ الحدیث مولانا محب النبی مدظلہ تھے۔ کانفرنس اور جلسہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، بنوں مجلس کے امیر مولانا مفتی عظمت اللہ، بنوں میڈیا سیل کے انچارج مولانا سلمان قاری اور سرگودھا کے معروف ثنا خواں رانا عبدالروف نے خطاب اور نعتیہ کلام پیش کیا۔ علماء کرام نے عہد کیا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ نیز انہوں نے اسلام آباد ہائی کورٹ کے جسٹس جناب شوکت عزیز صدیقی کے جرأت مندانہ فیصلہ پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے پوری قوم جسٹس شوکت عزیز صدیقی کے ساتھ ہے۔

مرزا قادیانی کا تعارف و کردار

حافظ عبید اللہ

(۳۲)

جھوٹ نمبر2

”تاہم مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے یہ وہی کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاگئے۔“

(کشتی نوح، رخ19 صفحہ65)

لگتا ہے جس طرح قادیانیوں کا قرآن وہ ہے جو بقول مرزا بشیر احمد بن مرزا قادیانی دوبارہ اس کے باپ پر نازل ہوا تھا، اسی طرح ان کی صحیح بخاری بھی کوئی الگ ہے ورنہ گزشتہ کئی صدیوں سے جو صحیح بخاری مسلمانوں کے درمیان موجود ہے اس میں ہرگز کہیں نہیں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں، اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو مرزا قادیانی کے خدا کو اسے الہام کرکے وفات مسیح کے راز سے پردہ اٹھانے کی ضرورت نہ پیش آتی۔

جھوٹ نمبر3

”امام مالک جیسا امام عالم حدیث و قرآن و متقی اس بات کا قائل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے، ایسا ہی امام ابن حزم جن کی جلالت شان محتاج بیان نہیں قائل وفات مسیح ہیں۔ اسی طرح امام بخاری جن کی کتاب بعد کتاب اللہ اصح الکتب ہے، وفات مسیح علیہ السلام کے قائل ہیں۔ ایسا ہی فاضل و محدث و مفسر ابن تیمیہ و ابن قیم جو اپنے اپنے وقت کے امام ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں......الخ۔“

(کتاب البریہ، رخ13 صفحہ221 حاشیہ)

اس تحریر میں مرزا نے ایک ساتھ بہت سے ائمہ پر جھوٹ بولا ہے، نہ تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی بسند صحیح یہ ثابت کرسکتا ہے کہ انہوں نے کہیں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے اور نہ ہی امام ابن حزم، امام بخاری، امام تیمیہ اور ابن قیم رحمہم اللہ نے کہیں ایسا کہا یا لکھا ہے، بلکہ ان بزرگوں نے اپنی کتب میں صاف تصریح کی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام زندہ ہیں اور قیامت سے پہلے وہی نازل ہوں گے، یہ مرزا قادیانی کا ان بزرگوں پر سفید جھوٹ ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

جھوٹ نمبر4

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کو غلط ثابت کرنے کے لئے متعدد بار یہ صریح جھوٹ بولا:۔

”......ولن تجد لفظ السماء فی ملفوظات خیر الأنام ولا فی کلم الأولین“

ترجمہ: ”آنحضرت ﷺ کے فرامین میں آسمان کا لفظ ہرگز نہیں پاؤ گے اور نہ ہی پہلے لوگوں کے کلام میں۔“ (مکتوب احمد، رخ11 صفحہ148)

”کسی صحیح مرفوع متصل حدیث سے ثابت نہیں کہ عیسیٰ آسمان سے نازل ہوگا۔“

(حقیقۃ الوحی، رخ22 صفحہ47)

پہلی تحریر میں مرزا نے یہ دعویٰ کیا کہ نہ تو آنحضرت ﷺ کی احادیث میں یہ ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور نہ ہی مرزا سے پہلے گذرے اکابرین امت میں سے کسی نے یہ کہا ہے، دوسری تحریر میں مرزا نے یہ دعویٰ کیا کہ آنحضرت ﷺ کی کسی صحیح مرفوع متصل حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا ذکر نہیں، یہ بھی مرزا قادیانی کا انتہائی بے شرمی کے ساتھ بولا گیا جھوٹ ہے، آنحضرت ﷺ کی مرفوع متصل اور صحیح احادیث موجود ہیں جن کے اندر صاف طور پر آسمان سے نازل ہونے کا ذکر ہے (مسند بزار اور امام بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات سے باحوالہ اور تفصیل کے ساتھ ہم یہ احادیث پیش کرچکے، اور ابن عساکر کی وہ روایت تو خود مرزا نے بھی پیش کی ہے جس کے اندر سے اس نے من السماء کے لفظ جان بوجھ کر حذف کردیے تھے)، نیز مفسرین، محدثین اور بزرگان امت نے جگہ جگہ آسمان سے نازل ہونے کا ذکر کیا ہے، لیکن مرزا قادیانی نے یہ صریح جھوٹ بول کر ثابت کیا کہ جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں رہتا ہے، اور وہ خود لکھ چکا تھا کہ ”کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔“

جھوٹ نمبر5

”ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں 12 لڑکیاں ہوئیں آپ نے کبھی نہ کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔“

(قادیانی اخبار الحکم، 17 جولائی 1903، صفحہ16، ملفوظات، جلد3 صفحہ372)

مرزا قادیانی کا یہ جھوٹ اس کی جہالت اور جھوٹ کا مرکب ہے، جسے یہ تک پتہ نہیں تھا کہ آنحضرت ﷺ کی بیٹیاں کتنی تھیں وہ اپنے آپ کو

(نعوذ باللہ) ظلی بروزی محمد کہتے ہوئے بھی نہیں شرماتا تھا، مرزا قادیانی تو دنیا سے چلا گیا اس کی جماعت آج یہ عذر پیش کرتی ہے کہ یہ ہمارے حضرت جی کا ایک وعظ تھا جو عورتوں سے تھا اور نقل کرنے والا کمرے سے باہر تھا بچوں کا شور بھی تھا اس لئے یہ غلطی وعظ نقل کرنے والے نے کی ہے، ہمارا سوال یہ ہے کہ مرزا کی یہ پوری تقریر اس کی زندگی میں قادیانی اخبار ”الحکم“ (نیز دوسرے قادیانی اخبار البدر میں بھی مورخہ 22 جولائی 1903ء صفحہ 211) میں چھپی جس میں آنحضرت ﷺ کی بیٹیوں کی تعداد 12 لکھی گئی، کیا 1903ء میں مرزا قادیانی کے مریدوں میں ایک بھی ایسا نہ تھا جسے پتہ چلتا کہ یہ غلطی ہے؟ پھر خاص طور پر جس نے مرزا کی یہ تقریر قلم بند کی اس کا مبلغ علم بھی اتنا نہ تھا کہ اسے احساس ہوتا کہ یہ غلط ہے؟ 1903ء کے بعد مرزا قادیانی تقریباً پانچ سال تک زندہ رہا اس کے خدا نے بھی اسے نہ بتایا کہ مرزا جی آپ کے نام سے یہ غلط بات الحکم اور البدر میں چھپی ہے اس کی تردید شائع کروادو۔ آج بھی ملفوظات میں اسی طرح لکھا موجود ہے، اگر یہ نقل کرنے والے کی غلطی تھی تو ملفوظات کے مرتبین نے اس غلطی کو ٹھیک کیوں نہ کردیا؟

جھوٹ نمبر6

”جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم،رخ21صفحہ356)

مرزا قادیانی نے ”تمام محدثین“ کا نام لے کر دھوکہ دیا ہے اور محدثین عظام پر جھوٹ باندھا ہے، اور پھر مہدی کے بارے میں تمام احادیث کو غیر معتبر اور غیر صحیح قرار دینا بھی سراسر جھوٹ ہے، اگر ایسی ہی بات تھی تو مرزا قادیانی نے ”ان لمھدینا آیتین“ والی واقعی جھوٹی روایت کو جو کسی محمد بن علی کی طرف منسوب ہے اور جس میں چاند اور سورج گرہن کو مہدی کی نشانی بتایا گیا ہے حدیث مرفوع متصل بنا کر کیوں پیش کیا اور اس کی صحت ثابت کرنے پر اتنا زور کیوں دیا؟ (دیکھیں: تحفہ گولڑویہ،رخ17صفحہ136)

جھوٹ نمبر7

”علماء کا اس پر اتفاق ہوگیا ہے کہ بعد المائتین سے مراد تیرھویں صدی ہے اور الآیات سے مراد آیات کبریٰ ہیں جو ظہور مسیح اور دجال اور یاجوج ماجوج وغیرہ ہیں۔“

(ازالہ اوہام حصہ دوم،رخ3صفحہ468)

مرزا قادیانی نے یہ جھوٹ بولا تھا کہ حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کی تیرھویں صدی میں پیدائش ہوگی اور چودھویں صدی میں اس کا ظہور ہوگا (یہ جھوٹ مرزا کے احادیث نبویہ پر بولے گئے جھوٹوں میں بیان ہوا)، اس جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے وہ ایک دوسری حدیث کا سہارا لے رہا ہے جس میں الفاظ ہیں ”الآیات بعد المائتین“ جن کا لفظی ترجمہ ہے کہ نشانیاں دوسو کے بعد ہوں گی (نہ یہاں سال کا ذکر اور نہ تیرھویں یا چودھویں صدی کا ذکر)، اس حدیث کے بارے میں مرزا اب یہ جھوٹ بول رہا ہے کہ علماء کا اتفاق ہوگیا ہے کہ یہاں بعد المائتین سے مراد تیرھویں صدی ہے، کیا مرزا قادیانی کا کوئی مرید ان تمام علماء کے نام لکھ سکتا ہے جنہوں نے اس پر اتفاق کیا ہے؟ اور کہاں لکھا ہے کہ علماء کا اس پر اتفاق ہوگیا ہے؟۔

جھوٹ نمبر8

”یہ عجیب بات ہے کہ چودھویں صدی کے سر پر جس قدر بجز میرے لوگوں نے مجدد ہونے کے دعوے کئے تھے۔ جیسا کہ نواب صدیق حسن خان بھوپال اور مولوی عبدالحی لکھنؤ وہ سب صدی کے اوائل دنوں میں ہی ہلاک ہوگئے۔“ (تتمہ حقیقۃ الوحی،رخ22صفحہ462حاشیہ)

مرزا قادیانی تو اس دنیا میں نہیں رہا، کیا اس کا کوئی پیروکار ہمت کرے گا اور ہمیں بتائے گا کہ نواب صدیق حسن خانؒ اور مولانا عبدالحی لکھنویؒ نے کب اور کہاں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا تھا؟ یاد رکھیں مرزا قادیانی نے کہا تھا جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔

جھوٹ نمبر9

”مگر خدا کا کلام گواہی دیتا ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ناقل) مرگیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وآوینھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفا پانی کے چشمے اس میں جاری تھے سو وہی کشمیر ہے۔“ (حقیقۃ الوحی،رخ22صفحہ104حاشیہ)

وہ قرآن جو اللہ کی آخری کتاب ہے اور جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی اس میں کہیں یہ ذکر نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے اور ان کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے، نیز ربوۃ کا معنی پہاڑ کرنا بھی مرزا قادیانی کی جہالت کا ثبوت ہے عربی میں پہاڑ کو جبل کہا جاتا ہے، اور نہ آج تک کسی صحابی، تابعی، مفسر، محدث یا مجدد نے اس آیت کی تفسیر میں یہ لکھا ہے کہ ربوہ سے مراد کشمیر ہے، بلکہ کشمیر کے لوگ خود اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ سری نگر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی قبر ہے (اس موضوع

پرنشی پیر بخش کا رسالہ "تردید قبر مسیح در کشمیر" اور ابوالظفر کاشمیری کا شائع کردہ رسالہ "مقبرۂ احمدیت" مطالعہ کے قابل ہیں)۔

جھوٹ نمبر 10

"انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادروں کی تعبیر بیماری ہے۔"

(حقیقۃ الوحی، ر،خ 22 صفحہ 320)

کیا مرزا قادیانی کا کوئی پیروکار بتا سکتا ہے کہ انبیاء کرام کے اس اتفاق کا کہاں ذکر ہے کہ زرد چادروں کی تعبیر بیماری ہے؟ اور کس نے یہ کہا ہے کہ احادیث صحیحہ میں مذکور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول کے وقت جو دو ہلکے زردی مائل کپڑوں میں ملبوس ہونے کا ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آنے والا مسیح دو دائمی بیماریاں لے کر آئے گا؟

جھوٹ نمبر 11

مرزا قادیانی نے ایک جگہ مسلمانوں کے عقیدے کے بارے میں لکھا:

"وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ دنیا میں واپس لاتے ہیں (یعنی امت اسلامیہ جو نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ رکھتی ہے۔ناقل) اُن کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ بدستور اپنی نبوت کے ساتھ دنیا میں آئیں گے اور برابر پینتالیس برس تک اُن پر جبرئیل علیہ السلام وحی نبوت لے کر نازل ہوتا رہے گا" (پھر دو سطریں چھوڑ کر لکھا کہ) "چنانچہ نواب مولوی صدیق حسن خان صاحب نے اپنی کتاب حجج الکرامہ کے ۴۳۲ صفحہ میں یہی لکھا ہے کہ یہ عقیدہ باطل ہے کہ گویا حضرت عیسیٰ اُمتی بن کر آئیں گے بلکہ وہ بدستور نبی ہوں گے اور اُن پر وحی نبوت نازل ہوگی۔"

(تحفہ گولڑویہ، ر،خ 17 صفحہ 174)

کیا مرزا قادیانی کو سچا سمجھنے والا اس کا کوئی پیروکار ہمیں بتائے گا کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہاں لکھا ہے کہ نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر پینتالیس سال تک حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی نبوت لاتے رہیں گے؟، نیز مرزا نے نواب صدیق حسن خانؒ پر بھی صریح جھوٹ بولا ہے حجج الکرامہ کے صفحہ نمبر 432 پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نزول کے بعد وحی نبوت آنے جیسی کوئی بات نہیں لکھی۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

نوٹ: مرزا قادیانی کے جھوٹوں کے بارے میں مزید جاننے کے لئے علامہ نور محمد ٹانڈوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "کذبات مرزا" مطبوعہ دینی تعلیمی ٹرسٹ لکھنؤ کا مطالعہ مفید ہوگا۔ (جاری ہے)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

مکمل علاج، مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

فیصل

معجونِ قوتِ اعصاب زعفرانی

33 اجزا کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پرکیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگرموتھا	مغز بندق	آروخرا	جوہر آمن
مصطگی	جلوتری	تج	مغز چلغوزہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دار چینی	اگر	الائچی خورد	بیج کاکنج	خرفہ
ورق طلاء	لونگ	اسگند	الائچی کلاں	تخم بیج	
ورق نقرہ	گوند کیکر	بڑ سوکھے	زنجبیل	انجبار	
مغز جلغوزہ	مغز بادام	ریل کیکر	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

33 اجزاء

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لئے مفید ہے

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔

قیمت 1200 روپے

جگر و معدہ کی اصلاح کرکے نیا خون پیدا کرتا ہے۔

وزن 500 گرام

عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی موثر اور مفید ہے۔

مفرح اجزاء کا اکسیر مرکب

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خرفہ
آب بہی	آب لیمن	شہد خالص	بہمن سفید	عود ہندی
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادرنجبویہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	درونج عقربی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز تربوز
گل گاؤزبان	الائچی خورد	کہربائی	بہمن سرخ	

فیصل FOODS ستارہ پلازہ ڈی گراؤنڈ سپلائرز کالونی فیصل آباد

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577

ایک عظیم علمی، ادبی، سوانحی اور تاریخی شاہکار دستاویز

چمنستانِ ختمِ نبوّت کے گلہائے رنگارنگ

ایسے ۹۴۴ نفوسِ قدسیہ کا تذکرہ وسوانح، حالات وحکایات
جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے لئے خدمات سرانجام دیں۔

ترتیب
شاہینِ ختمِ نبوّت
مولانا اللہ وسایا مدظلہ

تین جلدوں کا مکمل سیٹ
قیمت صرف 500 روپے

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت
حضوری باغ روڈ، ملتان پاکستان 061-4783486